عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۵۰
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

امراضِ قلب
کبر، حسد، بغض، غصہ،
بدنظری کی معرفت ان کے آثار سے
اور اس کا علاج

فضائلِ جہاد

تعلیمِ نسواں

الاسلام يدخل هذا البيت

احمد هار يادى:
اعتنقت الاسلام بعد ١٠ سنوات دعوة للقاديانية

فغلى عشر سنوات من عمره يدعو الى القاديانية التى اعمت بصيرته عن حقائق نور الاسلام.. ولكنه بعد فترة صحا من هذه الكبوة وادرك ان الاسلام هو دين الحق..

انه احمد هارياذى بن محفوظ داعية الرابطة الاسلامية بجاكرتا حاليا التقيناه ليحكى لنا قصة دخوله الاسلام فقال موجها دعوته الى الله:

انك يا الله تهدى من تشاء.. سبحانك على كل شىء قدير ندعوك كما هديتنا للاسلام الا تنزعه منا واضاف:

القاديانية اعمت بصيرتى عن حقائق الاسلام استمرت عشر سنوات ادعو لها.. ولكن سرعان ما اعتنقت الاسلام.. فجذب نفسى الى صفاء نبع الاسلام الذى يدعو الى الاخاء والتراحم .. اعتناقى للاسلام يؤكد انى ولدت من جديد..

● ومن الدور الذى قام به قبل ان يسلم لنشر القاديانية يقول:

كنت ادعو للقاديانية عشر سنوات ولكنى صحوت على حقيقة ان الاسلام هو الدين الحق.. وكان من رفض الاتباع للعودة الى الاسلام انما هو كذاب ومغتر سيلعنه الله ويموت حقيرا مهانا.

ومن موقف اهله منه بعد اعتناقه الدين الاسلامى قال: لقد فرح اهلى لانى تركت الديانة التى لا اساس لها من الصحة ورجعت الى الدين الصحيح دين الاسلام.

ومن رأيه فى الصحوة الاسلامية يقول: الصحوة شىء جميل نأمل ان تستمر لان الرجوع الى الله مطلوب..

انڈونیشیا میں بڑی تعداد میں لوگ قادیانیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو رہے ہیں

شہیدِ ملت لیاقت علی خان کا اصل قاتل ظفر اللہ قادیانی تھا

دردبھری التجاء
منظوم

حضرت حمزہؓ کی شہادت
جنھیں نطقِ نبوت سے سید الشہداء کا خطاب ملا

چھ ہزار قادیانیوں کو جعلی پاسپورٹ پر جرمنی بھجوانے کا اعتراف

کیا آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کی رقم

مسلمانوں کو مرتد

بنانے میں استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

لیکن

اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جا رہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید و فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اسی خرید و فروخت لین دین کے ذریعہ
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور ان کا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز ربوہ آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کر دیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجیے: قادیانی [illegible]

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون: ۴۰۹۷۸

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

۱۲ تا ۱۸ ذی القعدہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ مئی ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۵۰

مدیر مسئول عبد الرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ تمام غیرت مند مسلمانوں سے ایک سوال ۲
۲۔ درد بھری التجاء (نظم) ۴
۳۔ لیاقت علی خان کا قتل (اداریہ) ۵
۴۔ امراض قلب اور اس کا علاج ۶
۵۔ فضائل جہاد ۹
۶۔ تعلیم نسواں ۱۰
۷۔ حسن اخلاق ۱۱
۸۔ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ۱۳
۹۔ صحابہ کرامؓ کی عظیم قربانیاں ۱۶
۱۰۔ طب و صحت ۱۷
۱۱۔ مسلمانوں کی عدل پروری ۱۸
۱۲۔ بزم ختم نبوت ۱۹
۱۳۔ اخبار ختم نبوت ۲۱
۱۴۔ لنڈکا کے مرزائیوں کو جھوٹ کی کھلی (قسط ۲) ۲۳
۱۵۔ انڈونیشیا میں قادیانیوں کا قبول اسلام ۲۴

پبلشر عبد الرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ ... کراچی

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ
سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۴۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

درد بھری التجاء

نیاز احمد نیاز ——— بھاگلپوری

روزِ محشر میں اے میرے ربِ العلیٰ تیری رحمت کی کالی گھٹا چاہیئے
ہوں گنہگار ہے یہ مری التجا اے خدا مجھ کو تیری رضا چاہیئے

مانتا ہوں تو قہار و جبار ہے، شان ہے تیری غفار ستار بھی
تیری قدرت سے باہر تو کچھ بھی نہیں بخش دیجے مجھے اور کیا چاہیئے

میں ہوں بندہ ترا تو ہے مولا مرا تیرے محبوب کے در کا ہوں بس اک گدا
اے خدا اپنے محبوب کے قرب میں اس گنہگار کو تھوڑی سی جا چاہیئے

تخت اور تاج کی مجھ کو حسرت نہیں اور نہیں چاہیئے مجھ کو لعل و گہر
تو بھی راضی رہے خوش رہیں مصطفےٰؐ اور اس کے سوا مجھ کو کیا چاہیئے

یا الٰہی ہو مجھ پر نگاہِ کرم، دور ہو جائے دل سے مرے رنج و غم
ذکر سے تیرے غافل نہ ہو دل کبھی پیروئ شہِ انبیاء چاہیئے

ہوں لیے دل میں مدت سے اک آرزو دے دے اگر مجھ کو توفیق تو
جاؤں طیبہ طواف حرم میں کروں بعد حج کے درِ مصطفےٰ چاہیئے

تو جو چاہے تو یہ کوئی مشکل نہیں، تو نہ چاہے تو پھر کچھ بھی حاصل نہیں
میں تو لاچار مجبور و معذور ہوں فضل یارب مجھے بس ترا چاہیئے

ہے زمانہ پہ چھائی ہوئی تیرگی ٹمٹاتی شریعت کی ہے روشنی!
آج دنیا کو بوبکرؓ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ و علی مرتضےٰؓ چاہیئے

ربِ کونین یارب تیری ذات ہے تیری قدرت میں ارض و سموات ہے
تیرے محبوب کے دین کا گلستاں اس زمانے کو پھر سے ہرا چاہیئے

دل کے ارماں نہ رہ جائیں دل میں کہیں اور تڑپتا ہے میرا قلبِ حزیں
ہے نیاز اے خداوند امید پر تیری رحمت کا بس آسرا چاہیئے

لیاقت علی خان کا قتل ○ اصل قاتل ظفر اللہ قادیانی ہے!

گذشتہ دنوں شہید ملت خان لیاقت علی خان کے قتل کی صدائے بازگشت اخبارات کی شہ سرخیوں کی زینت بنی رہی۔ اخبارات میں سابق صدر ایوبؒ خان مرحوم کے بھائی خان اکرم خان کے حوالے سے کہا گیا کہ لیاقت علی خان کو خان عبدالقیوم خان نے قتل کرایا تھا اور وہ اس میں ملوث تھے۔ نیز یہ کہ حیات محمد خان شیرپاؤ کو بھی خان قیوم ہی نے قتل کرایا تھا۔

سیاستدان اور سیاسی جماعتوں کے بارے میں کسی قسم کی صفائی تو نہیں دی جا سکتی اس لیے کہ سیاسی جماعتوں اور سیاسی لیڈروں میں سیاسی مخاصمت اور سیاسی رقابت ہوتی ہی رہتی ہے۔ باہمی طور پر نظریاتی اختلاف بھی ہوتا ہے۔ خصوصاً ہمارے ملک میں یہ اختلاف تصادم کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ کئی سیاست دان اور متعدد سیاسی کارکن سیاست کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اور تماشا یہ ہے کہ آج تک جتنے بھی سیاسی قتل ہوئے بلکہ سیاست دانوں نے مذہبی قتل کرائے ان کا بھی سراغ نہیں لگ سکا۔

اسی طرح شہید ملت خان لیاقت علی خان کا قتل بھی ہے۔ جس پر کافی عرصہ پردہ پڑا رہا ہے لیکن بعد ازاں تفتیش پر مامور ایک سراغ رساں عیسائی افسر جیمز سالمن ونسٹنٹ نے یہ انکشاف کیا کہ اس قتل میں سابق وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی کا ہاتھ تھا اور اس نے یہ قتل اپنے ایک لے پالک کے ذریعہ کرایا تھا جسے بعد میں سید اکبر نامی شخص کے سر منڈھ دیا گیا۔ جس شخص نے یہ قتل کیا اس کا نام کرنر ے، بتایا جاتا ہے جو جرمن کا باشندہ تھا اور اس کی ظفر اللہ قادیانی نے بطور خاص تربیت کی تھی اس قتل کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خطیب پاکستان سفیر ختم نبوت حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ وزیر اعظم خان لیاقت علی خان سے ملاقات کریں اور انہیں قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد اور خطرناک سیاسی عزائم سے آگاہ کریں اور ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ کے منصب سے جو قادیانیت کو فائدہ پہنچا رہا ہے اور اس نے پاکستانی سفارت خانے قادیانیت کی تبلیغ کے اڈے یا قادیانی جماعت کے دفاتر میں تبدیل کر دیئے ہیں ان تمام مسائل کی طرف وزیر اعظم کی توجہ مبذول کرائیں۔

چنانچہ وزیر اعظم مرحوم نے کم و بیش پانچ منٹ کا وقت دیا۔ حضرت قاضی صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے جہاں دوسری بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا وہاں ان کی یہ بھی خصوصیت تھی کہ وہ جب بھی کسی بڑے سے بڑے افسر یا اعلیٰ عہدہ دار سے گفتگو کرتے تو وہ ان کی گفتگو میں ایسا محو ہو جاتا کہ اسے وقت وغیرہ کا کچھ بھی خیال نہ رہتا۔ حضرت قاضی صاحبؒ نے یہ گفتگو پانچ منٹ کے بجائے اڑھائی گھنٹے تک کی۔ حضرت قاضی صاحب کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنے ہمراہ ایک صندوق رکھتے تھے جو قادیانیوں کے رسائل و جرائد اور کتابوں سے بھرا ہوتا تھا۔ وزیر اعظم سے ملاقات کے وقت وہ صندوق ان کے ہمراہ ہوتا تھا۔ آپ نے دوران ملاقات وزیر اعظم کو قادیانیوں کے ارتدادی عقائد، گمراہ کن نظریات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ مدعی نبوت مرزا قادیانی نے کیا کیا دعوے کیے تھے جنہیں خود مرزا قادیانی اور دوسرے قادیانی لیڈروں کی کتابوں سے واضح کیا۔ عقائد و نظریات اور مرزا قادیانی کے دعاوی کے بعد آپ نے قادیانیوں کے سیاسی عزائم پر روشنی ڈالی۔ خاص طور پر ان کے اکھنڈ بھارت کے نظریہ یا دوسرے لفظوں میں مرزا محمود کی پیش گوئی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جب وزیر اعظم مرحوم نے قادیانیوں کے عقائد و عزائم اور سیاسی منصوبے خود ان کی اپنی کتابوں اور رسائل سے ملاحظہ فرمائے تو وہ ششدر رہ گئے۔ اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ وزیر اعظم مرحوم نے قادیانی عقائد منکشف ہونے کے بعد حضرت قاضی صاحبؒ کے مطالبہ پر یقین دہانی بھی کرائی تھی کہ ظفر اللہ قادیانی کو اس کے عہدے سے الگ کر دیا جائے گا۔

کہا جاتا ہے کہ راولپنڈی کے جس جلسہ عام میں خان صاحب کو شہید کیا گیا اس جلسہ میں انہوں نے دو اعلان کرنا تھے۔

① ۲۲ نکات کی بنیاد پر اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان

(۴) ظفر اللہ قادیانی کی وزارتِ خارجہ سے علیحدگی۔

چونکہ قادیانیوں کے آنجہانی پیشوا مرزا محمود کی یہ پیش گوئی موجود ہے کہ "ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔" (قادیانی اخبار الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

یہ پیش گوئی ہر قادیانی کے ایمان کا اسی طرح جزو ہے جس طرح وہ مرزا قادیانی کو مانتے ہیں۔ اسی لیے ہر قادیانی اس پیش گوئی کو پورا کرنے کے لیے ہر طریقے سے مصروفِ عمل ہے۔ پیش گوئی کے الفاظ بار بار پڑھیں کہ:

"پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر (ہندوستان اور پاکستان) متحد ہو جائیں۔"

یہ الفاظ اس بات کی صاف چغلی کھا رہے ہیں کہ قیامِ پاکستان کے بعد سے ہی انہوں نے پاکستان کو توڑنے اور اکھنڈ بھارت بنانے کی سازشیں شروع کر دی تھیں۔ انہیں میں ایک منصوبہ قادیانی ریاست کے قیام کا تھا لیکن اس میں انہیں ناکامی ہوئی تو انہوں نے بلوچستان کو الگ صوبہ بنانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ مرزا محمود نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا:

"بلوچستان کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔ زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو تو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں، پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبہ کو بہت جلدی احمدی بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنا لیتے ہیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔ پس تبلیغ کے ذریعہ بلوچستان کو اپنا صوبہ بنالو تاکہ تاریخ میں آپ کا نام رہے۔"

(مرزا محمود احمد کا بیان مندرجہ "الفضل" ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء)

لیکن بلوچستان کے عوام چونکہ انتہائی دیندار اور ایمانی غیرت سے سرشار ہیں اس لیے مرزا محمود کا یہ خواب یا منصوبہ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ الغرض ایسے بہت سے حقائق ہیں جن سے ان کی پاکستان دشمنی واضح ہوتی ہے۔ خان لیاقت علی خان کا قتل اسی سازش کی کڑی ہے جس کا مقصد ملک میں انتشار اور افراتفری پیدا کرنا تھا۔ اسی لیے ظفر اللہ قادیانی نے اپنے ایک سے بالک کے ذریعے انہیں شہید کرا دیا۔

ممکن ہے کہ ظفر اللہ خان قادیانی کے ساتھ اس سازش میں کچھ سیاستدان بھی شامل ہوں لیکن اصل قاتل یا دوسرے لفظوں میں اس قتل کا بڑا مجرم ظفر اللہ قادیانی ہی تھا۔ کیونکہ تفتیش پر مامور افسر کی رپورٹ اس کی واضح شہادت ہے۔

امراضِ قلب

کبر | حسد | بغض | غصہ | بدنظری وغیرہ

کی معرفت ان کے آثار سے اور اس کا علاج

بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی مدظلہٗ

اس عالم میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کو آدمی دیکھتا نہیں مگر ان کے وجود کا یقین رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ وہ چیزیں نظر نہیں آتی مگر ان کے آثار اس طرح ہویدا و عیاں ہیں کہ آدمی ان کے وجود کے ماننے پر مضطر و مجبور ہے۔

مثلاً ہوا ہے کہ آدمی ہوا کو دیکھتا نہیں مگر اس کے اثرات دکھلائی پڑتے ہیں۔ پتے ہلتے ہیں، ٹہنیاں ہلتی ہیں، تو آدمی کہتا ہے کہ ہوا چل رہی ہے نیز بدن کو لگتی ہے جیسی ہوا ہوتی ہے گرم یا سرد، اس کا احساس ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ گرم ہوا چل رہی ہے، یا ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ اسی طرح سردی کو آدمی دیکھتا نہیں مگر اس کا اثر آدمی کے بدن پر ہوتا ہے تو کمبل لحاف اوڑھتا ہے۔ اسی طرح جب گرمی کا احساس ہوتا ہے تو پنکھا جھلنے لگتا ہے، کپڑے اتار دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یقیناً وجود ہے۔ بلکہ جملہ مخلوقات کا وجود انہیں کے وجود کا پرتو و ظل ہے۔ اور تمام اشیاء انہیں کے وجود سے موجود ہوئی ہیں۔ اور وہ اپنے آثار سے بالکل ہویدا و ظاہر ہے تاہم ان کو کوئی یہاں ان آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا ہے۔ اس لیے کہ یہ دارِ دنیا اس کا محل نہیں ہے۔ آخرت میں مومن کو اس ذاتِ عالی کا دیدار ہوگا، اور اس سے بڑھ کر کسی نعمت میں حظ و لطف نہ ہوگا۔

وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ (القرآن)

آخرت میں مومن ان آنکھوں سے دیکھے گا، مگر یہاں نہیں دیکھ سکتا بلکہ اس کی ذات و صفات کی کامل معرفت بھی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کہ جتنا ہم سمجھ سکتے ہیں اس سے وہ ورا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ وراء الوراء ثم

وراء الوراء ہے۔ وہ ذات وہم و تصور سے بالاتر ہے۔ ہاں اس کے آثار البتہ ظاہر و باہر ہیں۔ جملہ مخلوق اُن کے وجود پر دال ہے۔ اس مضمون کو ایک اعرابی نے نہایت عمدہ طریقہ سے بیان کیا ہے۔

البعرۃ تدل علی البعیر و آثار الاقدام تدل علی المسیر فالسماء ذات الابراج، والارض ذات الفجاج، کیف لاتدل علی اللطیف الخبیرہ

”مینگنی اونٹ پر دلالت کرتی ہے، نشانات قدم چلنے والے پر دلالت کرتے ہیں، تو یہ بُرجوں والا آسمان اور یہ کشادہ زمین اپنے صانع لطیف و خبیر پر کیوں نہ دلالت کریں“

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

خود انسان کے اندر بہت سی چیزیں مستور ہیں۔ البتہ ہم ان کے وجود کا یقین کرتے ہیں، مثلاً بھوک، پیاس، غم، خوشی وغیرہ۔ یہ سب چیزیں اس کے اندر موجود رہتی ہیں ہم ان کو دیکھتے تو نہیں مگر اُن کے وجُود کا یقین کرتے ہیں۔ پس جب ہم اپنے اندر کی چیزوں کو نہیں دیکھ سکتے، تو پھر اس ذاتِ لطیف و خبیر کو کیسے دیکھ سکتے ہیں، اور جیسے ان چیزوں کو نہ دیکھنے کے باوجود ان کے آثار سے وجُود کا یقین کرتے ہیں اسی طرح آثار و آیات سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا یقین رکھتے ہیں۔

اسی طرح آدمی کے اندر اچھے بُرے اخلاق مستور ہیں مگر ان کو دیکھا نہیں جا سکتا البتہ آثار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس کے اندر یہ خلق موجود ہے۔ ان ہی علامات و آثار کو دیکھ کر اس کی جڑ اور منشاء کو آدمی سمجھ لیتا ہے۔ چنانچہ مشائخ محققین اس معاملہ میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔

مثلاً کسی کے اندر تکبر کا مرض ہے یعنی اپنے کو بڑا سمجھنا، خواہ اپنے علم پر ہو، یا اپنے عمل پر، یا حسب و نسب پر ہو یا عبادت و ریاضت پر، یا مال و دولت پر ناز و غرور ہو، کوئی دوسرا آدمی سمجھ نہیں سکتا اس لئے کہ یہ قلب کا فعل ہے۔ اور قلب کے فعل پر دوسرا آدمی کیسے مطلع ہو سکتا ہے۔ مگر جب اس کے آثار ظاہر ہوں گے تو ہر عاقل و بصیر دیکھ کر یہ کہے گا کہ یہ شخص متکبر ہے۔ مثلاً بڑھ کر ترفع و بڑائی کی باتیں کرتا ہے، یا اپنے اخوان و احباب پر تقدم اختیار کرتا ہے اور ہر مجلس میں مقام صدارت ہی پر بیٹھتا ہے۔ اپنے قول و عمل سے اس کی خواہش کا اظہار کرتا ہے تو ہر شخص اس کی باتوں کو سن کر اور اس کے افعال کو دیکھ کر یہ کہہ دے گا کہ یہ متکبر شخص ہے اور مرض کبر میں مبتلا ہے۔

اسی طرح غصہ کا مرض ہے کہ کسی سے طبیعت کے خلاف بات ہو گئی تو دل میں انتقامی جذبہ ابھرتا ہے، ہیجانی کیفیت ہوتی ہے۔ مگر یہ دل ہی دل میں رہے تو کچھ حرج نہیں، لیکن جب اس کا اثر باہر آ جائے، رگیں پھول جائیں چہرہ اور آنکھیں سُرخ ہو جائیں، اور زبان سے اناپ شناپ باتیں نکلنے لگیں گالی گلوچ بکنے لگے تو ہر آدمی کہے گا کہ اس کو غصہ کی بیماری ہے۔

اسی طرح کینہ، حسد، بغض کی بیماریاں ہیں یہ سب امراضِ قلب ہیں جو قلب میں مستور رہتے ہیں یوں آدمی ذرا غور کرے تو اپنے امراض کو سمجھ سکتا ہے۔ مگر غفلت کی وجہ سے اس کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ البتہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو اس طرف متوجہ فرما دیتے ہیں۔ اور اس کو عیوبِ نفس اور رذائل کا بصیر بنا دیتے ہیں۔ اور جب بصیرت حاصل ہو جاتی ہے تو اصلاح آسان ہو جاتی ہے اور خودی اور انانیت فنا ہو جاتی ہے چنانچہ میرا ہی ایک شعر ہے ؎

کھل گئی جب سے چشم بصیرت
اپنی نظر سے خود گر گئے ہم

رذائل کا ہونا کچھ بعید نہیں۔ انسان خطا و نسیان سے تو مرکب ہی ہے۔ فضائل و رذائل کا مجموعہ ہے۔ اور رذائل کے ہونے میں بھی بڑی مصالح ہیں ورنہ مجاہدہ کس چیز کا ہوتا۔ پھر تعجب کی کیا بات ہے۔ مگر یہ کہ آدمی اصلاح کرنے کا مکلف ہے لہٰذا اس کی سعی ہونی چاہیئے اس لئے کہ یہ رذائل اگر باقی رہے اور اسی میں آدمی مرا تو جہنم تک پہنچا دیں گے۔ مثلاً بدنظری کا مرض ہے تو باوجود خواہش کے آنکھ کو شرعی شئی کے دیکھنے سے روکے، ہزار جی چاہے مگر نظر نہ اُٹھائے مجاہدہ کرے کچھ دنوں بعد یہ مرض ختم ہو جائے گا۔ بدنظری ایسی بری بلا ہے کہ زنا تک پہنچا دیتی ہے اسی بنا پر خود اس کو زنا کہا گیا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص آیا تو فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہماری مجلسوں میں آتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے زنا کا اثر ٹپکتا ہے۔ تو اس نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی وحی کا سلسلہ جاری ہے؟ فرمایا نہیں مگر مومن کو نورِ فراست دیا جاتا ہے۔ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ ایسے ہی تکبر کا مرض ہے، غصہ کا مرض اس میں اپنی زبان کو روکے کہ کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو دوسروں کے لئے مضر ہو یعنی ان امراض کے آثار سے آدمی اگر اپنے کو بچائے گا تو جڑ اور منشاء جو قلب و نفس میں مستور ہے وہ مضمحل ہو جائے گا۔

آج کل عجیب حال ہے، ان باتوں کی طرف ذرا التفات نہیں۔ بدگمانی، تجسس، غیبت عام ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب سے منع فرمایا ہے۔

یاایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ط ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا O

”اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے بچو یقیناً بعض گمان گناہ ہے اور تجسس نہ کرو اور نہ تمہارا ایک دوسرے کی غیبت کرے“

مگر دیکھ لیجئے کہ آج اس آیت پر کتنا عمل ہو رہا ہے۔ نیز ہر مقام پر غیبت کا بازار گرم ہے اور اب تو یہ مرض نقل مجلس ہو گیا ہے، اور بدگمانی اور تجسس تو غیبت کے مقدمات ہیں۔ ان کا شائع ہونا بھی مخفی نہیں ہے چنانچہ بدگمانی کا واقعہ حضرت مولانا تھانویؒ نے بیان فرمایا کہ:۔

”ایک آدمی چلا آ رہا تھا ایک دوسرے آدمی نے اُسے دیکھ کر کہا کہ ہمارا دوست جا رہا ہے۔ بعض دفعہ ایسی غلط فہمی ہو جاتی ہے جب قریب گیا اور چہرہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہمارا دوست نہیں ہے تو اپنی غلط فہمی پہ اس کی زبان سے لاحول ولاقوۃ نکل گیا۔ اور کہا کہ میں نے سمجھا تھا کہ ہمارا فلاں دوست ہے۔ بتلائیے یہ کون سی خفگی کی بات تھی؟ مگر کیا ہوا سنیئے اس آدمی نے اس کو پکڑ لیا اور کہا تم نے مجھ کو شیطان

جھڑک کر لاحول پڑھا۔ جب بات بہت بڑھنے لگی تو وہ کسی طرح جان بچا کر بھاگا تھا۔

دیکھئے، یہ ہے بدگمانی کا کرشمہ۔ آج کل اوہام وخیالات پر احکام کا ترتب ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے نقصان ہو رہے ہیں مگر اس کو کم کرنے والے بہت کم ہیں، قلوب کو باہم جوڑنے والوں کی کمی ہو گئی ہے۔ حالانکہ اس کے لئے جھوٹ بولنا بھی جائز ہے تاکہ تعلقات ٹھیک ہو جائیں اور باہمی نزاع وفساد ختم ہو جائے، مگر اب سے زیادہ لوگ ایسے ہیں جو ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی ادھر کر کے فسادات میں اضافہ کر دیتے ہیں اور دور تک پھیلا دیتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ آپس کے نزاعات وفسادات کو ختم کریں تعلقات کو توڑنے کی بجائے جوڑیں ہمارا ایک شعر ہے ؎

رحمت کا ابر بن کے جہاں بھر میں چھائیے
عالم یہ جل رہا ہے برس کر بجھائیے

فساد کے ختم ہونے کی بہتر صورت یہ ہے کہ اپنے اندر تواضع پیدا کی جائے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ قلوب میں تواضع پیدا ہو جائے تو نزاعات وفسادات ختم ہو جائیں۔ اس لئے کہ جب ہر آدمی دوسرے کو اپنے سے برتر سمجھے گا تو اگر اس سے کوئی ناگوار بات ہو جائے گی تو درگذر کرے گا اور اپنے کو اس سے زیادہ مستحق سمجھے گا اور اس سے معافی مانگے گا تو پھر فساد کیسے بڑھے گا بلکہ ہوگا ہی نہیں اور اگر ہوگا تو حد کے اندر رہے گا۔

الحمد للہ! میرے اندر یہ بات ہے کہ اگر کسی کو مجھ سے اذیت پہنچ جائے بلکہ اذیت کا مجھے خیال ہو جائے کہ شاید میری اس بات سے تکلیف پہنچی ہو تو جب تک اُس سے مُعافی نہیں مانگ لیتا مجھے چین نہیں ملتا۔ مجھے الحمد للہ معافی مانگنے میں ذرا عار نہیں خواہ بڑا ہو یا چھوٹا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود نبی ہونے کے صحابہؓ کے ساتھ تواضع کا معاملہ فرمایا ہے تو ہم سب کا اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا حال ہونا چاہیئے ہم کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی چاہیئے۔ یہی ایمان و محبت کا یہی تقاضا ہے: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ...... تو یہ اتباع ہر شان وشعبہ میں ہونی چاہیئے ظاہر میں باطن میں، اخلاق میں معاملات میں۔ اخلاق میں ہم آزاد نہیں ہیں کہ جو چاہیں کریں۔ بلکہ اس میں اور زیادہ اتباع کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اسی غرض سے ہوئی ہے۔ حدیث پاک ہے۔

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ یعنی مکارم اخلاق کی تکمیل وتتمیم کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ مگر آج کل اصلی اخلاق تو کیا رسمی اخلاق بھی نہیں زبان سے بھی ہمدردی و غمخواری کی باتیں عنقا ہو گئیں اخلاق کی حقیقت تو کیا اس کی صورت بھی باقی نہ رہی۔ مثلاً یہ کہ کسی پر کوئی مصیبت پڑی ہو تو اس کے سامنے رنج وغم کا اظہار ہی کر دیں۔ زبان ہی سے تسلی کے کلمات کہہ دیں۔ خوشی کے موقع پر مسرت کا اظہار کر دیں۔ مگر اب دن بدن یہ چیزیں کم ہوتی جارہی ہیں۔ جس کی وجہ سے باہمی الفت اور محبت بھی ختم ہوتی جارہی ہے اور جب دل میں کسی کا پاس ولحاظ نہ رہے گا، خوشی غمی میں کسی سے کوئی تعلق ورشتہ نہ رہے گا۔ تو ظاہر ہے کہ فساد عالم میں عام ہو جائے گا۔ جو روکے نہ رکے گا جیسا کہ ہمارے زمانے میں مشاہد ہے۔

ہاں، تو میں نے پہلے یہ بیان کیا تھا کہ اگر تواضع کی صفت وعادت اپنے اندر پیدا کر لی جائے تو باہم اتفاق واتحاد کا ہو جانا آسان ہے۔ اور یہ تواضع بھی قلب کا فعل ہے ظاہر میں اس کے آثار جب نمودار ہوتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص متواضع ہے۔ مثلاً اپنے بھائیوں سے جھک کر معاملہ کرنا، نرم بات کرنا، عفو ودرگذر کرنا وغیرہ۔

چنانچہ اکابر کے عفو ودرگذر کے بہت سے واقعات کتابوں میں درج ہیں ان کا مطالعہ کیا جائے۔ مثال کے طور پر یہ عرض ہے کہ حضرت شاہ غلام علی مجددیؒ، مولانا خالد رومیؒ کو لکھتے ہیں، کسی سے انتقام لینا ہمارے آپ کے لئے مناسب نہیں۔ صبر وعفو، صوفیہ کی ایک ادنیٰ عادت وخصلت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے:۔ ادفع بالتی ھی احسن۔ یعنی برائی کی مدافعت عمدہ خصلت اور اچھائی کے ذریعہ کرو تو ہمارے اکابر نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو دین و دنیا کی عزت وعافیت سے نوازا۔ اور دنیا اب تک ان کو یاد کرتی ہے۔ چنانچہ سیدنا رفاعیؒ جو امتِ مُحمّدیہ کے بہت بڑے آدمی سمجھے گئے ہیں اپنے وقت کے قطب تھے اُن کا واقعہ لکھا ہوا ہے کہ۔

ایک بار ایک گروہ فقراء سے ملاقات ہوئی اُن سب نے آپ کو گالی دی اور کہا اے اعور (کانے) اے دجّال! اے حرام چیزوں کے حلال کرنے والے، اے قرآن میں تبدیلی کرنے والے، اے ملحد، اے کتے، آپ نے اسی وقت اپنا سر کھول کر زمین بوسی کی اور کہا کہ اے میرے سردارو! مجھ سے راضی ہو جاؤ مجھے تمہارے علم سے یہی امید ہے اور اُن کی دست بوسی فرمائی۔ جب آپ نے اس خوشامد ولجاجت سے ان کو مجبور کر دیا تو ان سب نے کہا کہ ہم نے تم سے زیادہ کسی فقیر کو متحمل نہیں دیکھا کہ اتنا کچھ ہم نے کہہ سنایا مگر تم متغیر تک نہ ہوئے آپ نے کہا یہ سب تمہاری برکت وعنایت ہے۔ پھر اپنے احباب سے فرمایا کہ اس واقعہ سے ہم کو راحت ہوئی۔ انہوں نے اپنے جی کی بھڑاس ہم پر اُتاری۔ دوسروں کے مقابلہ میں ہم ہی اس کے زیادہ مناسب تھے۔ ممکن تھا کہ یہ باتیں وہ کسی اور سے کہتے اور وہ متحمل نہ ہوتا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ کتنے عفو ودرگذر، تواضع وانکساری کے واقعات ہیں۔ آج اگر ہم لوگوں کو وہ واقعات مستحضر ہوں تو بڑی عبرت ونصیحت ہو۔

چنانچہ کتابوں میں واقعہ درج ہے کہ کسی موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو لکڑی سے آہستہ سے کونچ دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعلان فرمایا کہ کسی کا کچھ حق میرے ذمہ ہو تو یہاں ہی لے لے اور اگر کوئی تکلیف پہنچی ہو تو یہاں ہی بدلہ لے لے۔ چنانچہ وہ صحابی تھے انہوں نے کہا فلاں موقعہ پر آپ نے چھڑی سے میرے بدن میں کونچ دیا تھا لہٰذا مجھے اس سے تکلیف پہنچی تھی، اس کا بدلہ لوں گا۔

تو آپ نے فرمایا کہ خوشی تم کو اجازت ہے تم بدلہ لے لو۔ انہوں نے کہا اس وقت میرے بدن پر کرتہ نہیں تھا اور آپ کرتہ پہنے ہوئے ہیں اس لئے آپ بھی اپنا کرتہ اتار دیجئے

باقی صفحہ ۲۵ پر

فضائلِ جہاد

حضرت مولانا
شاہ محمد مسیح اللہ خان صاحب
جلال آبادی مدظلہ

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۰

منجملہ اعمال وارکان اسلام کے ایک جہاد بھی ہے جس کے معنی مشقت کے ہیں کیونکہ جان و مال کے خرچ کی مشقت کفار کے ساتھ واقع ہوتی ہے۔

جہاد بھی مثل صلوٰۃ جنازہ فرض کفایہ ہے کہ جنازہ کی نماز اوّل میّت کے اہل محلہ پر واجب ہوتی ہے اگر وہ عاجز ہوں نماز جنازہ ادا کرنے سے۔ تو واجب ہے شہر والوں پر۔ اسی طرح جب جہاد عام نہ ہو تو اسی مقام والوں پر فرض ہے۔ اور اگر نفیر عام ہو تو اس وقت فرض عین ہے۔ اور پر اس وقت جب کفار ہجوم کرلیں مسلمانوں کے شہر پر تو جہاد ہر شخص پر واجب ہے۔ اگرچہ جہاد کرنے والا امام عادل ہو یا فاسق۔ اور اگر اس شہر کے لوگ کافی نہ ہوں تو پھر جو ان کے قریب ہوں ان پر واجب ہے۔ اور اگر وہ بھی ناکافی ہوں تو پھر اور جو ان کے قریب ہوں ان پر واجب ہے۔ اسی طرح تمام اہل مشرق و مغرب پر اسی ترتیب سے جہاد واجب ہو جاتا ہے۔ اور جہاد دریا کا افضل ہے صحرا کے جہاد سے۔

فضیلتِ جہاد

جہاد کی فضیلت اس سے اندازہ کی جاوے کہ ہمارے پیغمبر سردار دو جہاں حبیب خدا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وبارک وسلم نے اپنے لئے یوں فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ مارا جاؤں میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر مارا جاؤں اللہ کی راہ میں۔ پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں یعنی ہر بار مارا جاؤں اور ہر بار زندہ کیا جاؤں تاکہ ثواب نیا پاؤں۔ اللہ اکبر۔

اس سے بھی فضیلتِ جہاد کا اندازہ کیا جاوے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کے مال و جان کی کفار سے حفاظت کے لئے ایک رات کی چوکیداری کرنا، پہرہ دینا۔ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور تمام جہان کے اس مال کے ثواب سے بڑھ کر ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیا گیا ہے۔ رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیھا۔ اور اسی طرح فرمایا کہ ایک مہینہ کے روزے اور تمام رات کی عبادت سے ایک دن رات کی چوکیداری بہتر ہے اور اگر وہ مارا گیا تو اس کی زندگی کے اعمال کا اجر برابر قیامت تک ملتا رہے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا: اغبرت قدما عبدی فی سبیل اللہ فتمسہ النار۔ کہ جس بندہ کے دونوں قدم جہاد دوڑ دھوپ میں غبار آلود ہوں پھر وہ دوزخ میں جائے ایسا نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص بنفس نفیس جہاد میں شریک ہو۔ بھلا اس کے ثواب کا کیا ٹھکانا ہے خواہ کوئی کافر اس کے ہاتھ سے مارا گیا ہو یا نہیں۔

جو شخص خود جہاد نہ کر سکے مگر دوسرے مسلمانوں کو اپنے مقدور کے موافق سامانِ جہاد مہیا کر دے وہ بھی مجاہدین میں شمار ہوتا ہے۔ اسی طرح جو شخص جہاد میں جانے والوں کی اہل و اولاد اور اقرباء کی نگہداشت اور خدمت گذاری کرے وہ بھی مجاہدین میں ہے۔ چنانچہ جس وقت قبیلہ ہذیل کے ایک گروہ بنی لحیان پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے لشکر بھیجنا چاہا تو فرمایا کہ آدھے لوگ جاویں ہر ہر قبیلہ میں سے ایک ایک اور نصف یہیں رہیں اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا جانے والوں کے لئے بھی اور رہ جانے والوں کے لئے بھی۔ کہ یہ رہنے والے مجاہدین کے گھر والوں کے خبر گیراں ہوں گے۔ جہاد کے لئے جس نے گھوڑا پالا تو اس کی پرورش کا اور لید و پیشاب کرنے کا اور دانہ پانی کھلانے کا اور کھریرہ کرنے کا اور اس کے ہنہنانے کا ثواب جہاد کا لکھا جاتا ہے۔ بھلا جب سامانِ جہاد کا یہ درجہ ہے تو خود جہاد کا کیا کچھ درجہ ہوگا۔

جہاد میں سامان بہت کچھ جمع کرنا اور اپنے بچاؤ کی تدابیر اور پورے تحفظ کی صورت کو اختیار کرنا نہ بزدلی ہے نہ توکل کے خلاف ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احد ذرعان قد ظاھر بینھما۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے جسم مبارک پر اُحد کی لڑائی میں دو زرہ تھیں ایک کو دوسری پر پہن لیا تھا۔ پس معلوم ہوا کہ سامان و اسباب جہاد میں مبالغہ کرنا جائز ہے۔ اور توکل کے منافی نہیں۔ البتہ خداوند تعالیٰ پر نظر کے بعد نصرت فتح منجانب اللہ اسی کے فضل و کرم سے ہے۔ اور یہ بھی ملحوظ رہے کہ دوسری قوم کی چیز جب کہ اس کا بدل ہمارے یہاں ہو استعمال نہ کیا جاوے کہ اس سے کافر کا غرور بڑھتا ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جنگ میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں عربی کمان تھی۔ آپ نے ایک صحابی کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں فارسی کمان ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو ڈال دے اور اسی قسم کی عربی کمان کو لازم پکڑ۔ اور نیزہ کا بھی کارکھنا لازم رکھو۔ بس اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ ان کے سبب سے دین میں اور تم کو شہروں میں جمادیں گے اور قائم فرمائیں گے۔ چونکہ ان صحابی نے کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر خیال کیا اور کمانِ عربی پر اس کو ترجیح دی اور یوں گمان کیا کہ یہ لڑائی میں اور شہروں کے فتح ہونے میں بہت مدد دے گی سو آپ نے متنبہ فرمایا کہ یہ بات نہیں بلکہ

باقی صفحہ ۲۵ پر

خواتین کی تربیت

تعلیم نسواں

حضرت مولانا
سید محمد نجم الحسن صاحب
تھانوی ؒ

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ دین اسلام میں عورتوں کو تعلیم دلانے کی ممانعت ہے اور یہ کہ علمائے دین عورتوں کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ لہذا سب سے اوّل اس غلط فہمی کو دور کیا جاتا ہے اور واضح کیا جاتا ہے کہ اسلام میں ایسا نہیں ہے بلکہ عورتوں کو بھی علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ

(جامع صغیر)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اسلام میں علم کرنے کی ممانعت تو کیا ہوتی، علم حاصل کرنے کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

علم سے مراد علم دین ہے

:۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ اس جگہ علم سے مُراد علمِ دین ہے اور اسی کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے وجہ اس کی ظاہر ہے کہ ایمان لانے کے بعد انسان پر اسلام کے احکام پر عمل کرنا فرض و ضروری ہے۔ اور عمل بغیر علم کے ناممکن ہے۔ اس لئے ایمان لانے کے بعد سب سے بڑا فرض علم سیکھنے کا ہے۔

باقی رہے دنیوی علوم۔ سوان کا سیکھنا نہ تو فرض اور نہ منع ہے جیسے منطق۔ فلسفہ۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ریاضی وغیرہ کہ ان علوم کا سیکھنا نہ ضروری ہے نہ منع ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ان علوم کو سیکھ کر دینِ اسلام سے باغی ہو جائے تو اس کے لئے ان دنیوی علوم کا حاصل کرنا جائز نہ ہوگا۔

قرآن و حدیث میں جہاں جہاں علم کی فضیلت آئی ہے اور علم حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، وہاں علم سے مُراد، علم دین ہی ہے۔

علمِ دین دو طرح کا ہے

اس کے بعد سمجھنا چاہئے کہ علم دین، ایک تو وہ ہے کہ جو مدارس دینیہ میں پڑھایا جاتا ہے اور آٹھ دس سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد انسان، مولوی، بن جاتا ہے۔ اس طرح کا علم حاصل کرنا ہر شخص پر فرض نہیں ہے خاص کر عورتوں پر۔ لیکن اگر عورتیں بھی اس طرح کا علم دین پردے میں بیٹھ کر حاصل کریں اور باقاعدہ مولوی بننا چاہیں تو بن سکتی ہیں۔

دوسری قسم کا علم دین وہ ہے کہ جو ہر شخص پر، خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو، حاصل کرنا فرض ہے۔ اس سے مراد، ضروریاتِ دین، کا علم ہے جس سے نماز، روزہ وغیرہ عبادات بجالانے کے قابل ہو۔ اسی طرح تزکیۂ نفس کے لئے بھی علم سیکھنا فرض ہے کہ جس سے معلوم ہو کہ کونسے باطنی اخلاق اچھے ہیں کہ ان کو اختیار کیا جائے اور کونسے برے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں کہ ان سے اپنے باطن کو پاک کیا جائے جن کا تعلق انسان کے قلب سے ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

الا ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ و اذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب۔ (بخاری و مسلم)

خبردار ہو جاؤ کہ اس بات سے کہ انسان کے بدن میں ایک جزو (گوشت کا لوتھڑا) ہے کہ جب وہ درست ہوتا ہے تو تمام بدن درست رہتا ہے اور جب وہ فاسد ہو جاتا ہے تو تمام بدن فاسد اور خراب ہو جاتا ہے آگاہ رہو کہ وہ جزو دل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جیسے انسان کے بدن میں بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور ان کا علاج و تدبیر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کے باطن میں بھی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جن کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ مثلاً۔ تکبر۔ حسد۔ بغض۔ کینہ۔ حرص وغیرہ۔ یہ سب بری عادتیں اور برے اخلاق کہلاتے ہیں۔ ان کو دور کرکے اپنے اندر تواضع۔ حلم۔ بردباری۔ صبر۔ شکر۔ قناعت وغیرہ پیدا کرنی چاہئیں۔

غرض علم دین کا حاصل کرنا عورتوں پر بھی بقدر ضرورت فرض ہے کہ جس سے ان کے اعمال ظاہری و باطنی سنور کر بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کا مقام حاصل کرسکیں۔

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH. 626236
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

سب سے پہلے اس سلسلے میں سب سے پہلے "عقیدوں" کا سنوارنا ہے۔

یعنی ایمان لانے کے بعد سب سے اول عقیدوں کا درست کرنا فرض ہے ورنہ ایمان صحیح نہ ہوگا۔

اسلامی عقیدوں کا تفصیلی بیان

اب ہم اسلامی عقیدوں کو تفصیل کے ساتھ لکھتے ہیں ان کو سمجھ کر پڑھیں اور دل سے اُن کا اعتقاد رکھیں۔

عقیدہ: تمام عالم بالکل ناپید تھا، پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا فرمانے سے موجود ہوا۔

عقیدہ: اللہ ایک ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اُس نے کسی کو جنا، نہ وہ کسی سے جنا گیا نہ اُس کی کوئی بیوی ہے اور کوئی اس کا ہمسر اور برابر نہیں،

عقیدہ: وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ: کوئی چیز اس کے مثل نہیں وہ سب سے نرالا ہے۔

عقیدہ: وہ زندہ ہے۔ زندہ رہنے والا ہے۔ ہر چیز پر اس کو قدرت ہے۔

عقیدہ: کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ سب کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔

عقیدہ: وہ کلام فرماتا ہے۔ لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں ہے۔

عقیدہ: وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں۔

عقیدہ: وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ سب عیبوں سے پاک ہے۔ زبردست ہے عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کردے۔ اور جس کی چاہے زیادہ کردے۔ جس کو چاہے پست

باقی ص ۲۵ پر

انسانیت کی عظمت وجلالت کا اصلی جوہر اور قومی وملی پہچان کی اصلی جان

حُسنِ اخلاق

تحریر: صدرالاسلام

انسان جب اس کائنات میں آتا ہے تو کائنات کی ہر ہر شے سے اس کا لگاؤ اور ہر ہر ذرہ سے اس کا تعلق پیدا ہوجاتا ہے اسی تعلق اور لگاؤ کو حسن وخوبی انجام دینے کو اخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اخلاق کا دائرہ بہت وسیع ہے اس کا تعلق والدین، اہل وعیال، حاکم ومحکوم محتاج وغنی سب سے ہوتا ہے انسانوں سے بڑھ کر حیوانات ونباتات تک سے اس کا لگاؤ ہے اسی اخلاق کی تعلیم کے لیے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث فرمائے گئے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کی غرض بتاتے ہوئے فرمایا انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (موطا امام مالک) دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ میں محاسن اخلاق کی تعلیم کے لئے بھیجا گیا ہوں (بیہقی)

مذہب اسلام نے اخلاق کو جو بنیادی اہمیت دی ہے وہ اہمیت دنیا کے دیگر مذاہب نے نہیں دی ہے اگرچہ سارے مذاہب کی بنیاد اخلاق پر ہی مبنی ہے اور اخلاق حسنہ پیدا کرنے پر جس قدر زور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اتنا زور کسی رشی منی، ولی، اوتار یا مصلح نے دیا ہے اور نہ ہی کسی مذہب نے اپنے شارع کی نسبت اس بات کی کھلی شہادت دی ہے کہ وہ اپنے اخلاق وکردار اور اپنی سیرت کے اعتبار سے بہت بلند انسان تھا لیکن مذہب اسلام نے ببانگ دہل اعلان کردیا وانک لعلی خلق عظیم (القلم) اے محمدؐ! آپ اخلاق کے اونچے مقام پر فائز ہیں۔

درحقیقت حسن اخلاق ہی انسانیت کی عظمت وجلالت شان کا اصل جوہر ہے اور ملی وقومی زندگی کی جان ہے یہی امتیاز ہے جس نے انسان کو سطح حیوانیت سے نکال کر اشرف المخلوقات کے مقام پر فائز کیا اگر یہ نہ ہو تو انسان اپنے علم وحکمت اور حسن ودولت کے باوجود وحشی اور جنگل کا درندہ ہوجاتا ہے پھر وہ دوسروں کا خون چوسنے کے لئے ہر وقت تاک میں رہتا ہے اور درپے رہتا ہے کہ کسی انسانوں کے خون سے اپنے عیش وطرب کے گلستان کو سینچنے کی فکر میں رہتا ہے تاریخ انسانی کے صفحات میں انسان کے اس وحشی پن کو دیکھا جاسکتا ہے۔

اخلاق حسنہ ایک صاف ستھری سوسائٹی ایک اچھا معاشرہ اور ایک اچھی حکومت کے وجود کے لئے اچھا رول ادا کرتے ہیں چنانچہ مذہب اسلام نے انسان کی سیرت سازی اور تزکیہ نفس کو نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بنیادی مقاصد میں سے ایک اہم مقصد قرار دیا ہے ارشاد ربانی ہے۔

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (الجمعہ)

اس آیت میں دعوت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرہ مقاصد میں سے ایک عظیم مقصد انسانوں کا تزکیہ نفس اور بد اخلاقی کی نجاستوں سے اس کو پاک صاف کرنے اور سنوارنے کو بتایا گیا ہے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے سرفراز ہوتے ہی اس فرض کو انجام دینا شروع کردیا ابھی آپ مکہ ہی میں تھے کہ ابوذرؓ نے اپنے بھائی کو اس نئے پیغمبر کے حالات اور تعلیمات کی تحقیق کے لیے مکہ کر بھیجا۔ انہوں نے واپس آکر آپ کی نسبت اپنے بھائی ابوذرؓ کو ان الفاظ میں اطلاع دی، رأیته یأمر بمکارم الاخلاق میں نے ان کو دیکھا کہ وہ لوگوں کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتے ہیں (مسلم شریف)

حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے جب اسلام کی نسبت دریافت کیا تو حضرت جعفر طیارؓ نے جو تقریر کی اس کے چند فقرے

یہ ہیں۔

اے بادشاہ سلامت ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے۔ بتوں کو پوجتے تھے مردار کھاتے تھے بدکاریاں کرتے تھے ہمسایوں کو ستاتے تھے۔ بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا زبردست زیردستوں کو کھا جاتے تھے اس اثناء میں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا..... اس نے ہم کو سکھایا کہ ہم ایک خدا کی عبادت کریں پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں۔ سچ بولیں، خونریزی سے باز آئیں یتیموں کا مال نہ کھائیں۔ ہمسایوں کو آرام دیں عفیف عورتوں پر بدنامی کا داغ نہ لگائیں۔ (ابن ہشام ذکر واقعہ ہجرت)

مذہب اسلام نے سب سے پہلے خدا اور انسان کے درمیان ایک دائمی رشتہ پر زور دے کر بنی نوع انسان کو اخلاق کی جو تعلیم دی ہے اس کی اہمیت مندرجہ ذیل احادیث سے بخوبی ظاہر ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا "مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے:" (ترمذی شریف)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے وہ کام سکھا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے فرمایا! انسان کو غلامی سے آزاد کر، انسان کی گردن کو قرض کے بندھن سے چھڑا اور ظالم رشتہ دار کا ہاتھ پکڑ اگر تو یہ نہ کر سکے تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو پانی پلا اور نیکی بتا اور برائی سے روک اگر یہ بھی نہ کر سکے تو بھلائی کے سوا اپنی زبان بند رکھ۔ (ادب المفرد امام بخاری)

فرمایا! نجات کے دو ذریعے ہیں ایک تو اللہ سے ڈرنا اور دوسرا لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا (ترمذی)

فرمایا! قیامت کے دن تم میں مجھے سب سے زیادہ پیارا اور میری مجلس میں سب سے زیادہ مقرب وہ شخص ہوگا جو تم میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہوگا۔ (بیہقی)

فرمایا! مومن اپنے اخلاق کی وجہ سے اس شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

فرمایا! اگر تم اپنے بھائی سے صرف خندہ پیشانی سے ملو تو یہ بھی نیکی ہے۔ (ترمذی شریف)

اسلام نے اخلاقی تعلیم دے کر انسانوں کو اللہ کی مضبوط رسی میں اس طرح جوڑا ہے کہ کسی شخص کی تکلیف و پریشانی کو صرف فرد کی تکلیف نہیں بلکہ پوری سوسائٹی کی تکلیف سمجھا جائے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ مثل المؤمنین فی توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى ایمان والوں کی مثال ان کی آپس کی شفقت محبت والفت اور ہمدردی میں ایک جسم جیسی ہے کہ اگر اس کے کسی عضو میں تکلیف ہو تو سارے اعضاء جسم تپ اور بے خوابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (متفق علیہ)

آپؐ نے فرمایا۔ آپس میں حسد نہ کرو خرید فروخت میں دھوکہ نہ دو باہم بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کسی کی فروخت پر اپنی فروخت نہ کرو اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے نہ اس کو حقارت سے دیکھتا ہے تقویٰ اس جگہ ہے (سینہ مبارک کی طرف اشارہ فرما کر تین بار یہ فرمایا) آدمی میں شر کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون مال اور اس کی آبرو حرام ہے (مسلم شریف)

آپؐ نے فرمایا۔ مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے اس کی زمین کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے پس پشت اس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

فرمایا! مخلوق خدا کنبہ ہے تو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب مخلوق وہ ہے جو اس کے عیال کے کنبہ سے حسن سلوک کرے۔ (بیہقی)

ان تمام احادیث پر غور کیجئے کہ اسلام نے انسان کی سیرت و کردار کو کس حسن و خوبی سے سنوارا ہے اور اخلاقی عظمت کو کس حد تک بڑھایا ہے یہ اخلاقی تعلیم صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر حیوانوں کے حقوق تک وسیع ہے چنانچہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ سرسبزی اور شادابی کے عالم میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین کی سرسبزی سے فائدہ پہنچاؤ اور جب قحط کے زمانہ میں سفر کرو تو اس کو تیزی کے ساتھ چلاؤ (مسلم شریف)

ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے پیاسے کتے کو کنوئیں سے پانی نکال کر پلا دیا خدا کے نزدیک اس کا یہ عمل مقبول ہوا۔ اور خدا نے اس کو بخش دیا۔ صحابہ کرامؓ نے اس واقعہ کو سنا تو دریافت کیا یا رسول اللہ کیا جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے فرمایا کہ ہر ذی حیات کے ساتھ سلوک کرنا موجب ثواب ہے (بخاری شریف)

الغرض اسلام اخلاق حسنہ پر اتنا زور دیتا ہے کہ انسان کی داخلی اصلاح اور روحانی تکمیل کرنا چاہتا ہے تاکہ انسانی زندگی میں انسانیت سے محبت والفت اتحاد و اتفاق، ہمدردی غمگساری، رحم و کرم، جود و سخا، ایثار و قربانی اور دوسرے اخلاقی و فضائل کی روح بیدار ہو جائے۔ قرآن مجید میں اور حدیث شریف میں جگہ جگہ رشتہ داروں، پڑوسیوں اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا گیا ہے

ایک حدیث میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شخص کسی مسلمان کو دنیا کی سختیوں اور مشکلات سے بچائے گا تو اللہ اسے قیامت کی سختیوں سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان کے عیب کو چھپایا اور پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ برابر بندہ کی مدد کرتا ہے جب تک کہ وہ مسلمان بھائیوں کی مدد کرتا ہے (مسلم شریف)

فرمایا! وہ شخص ایمان نہیں رکھتا جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ اس کے پہلو میں بھوکا رہ جائے (مشکوٰۃ شریف)

ایک آیت میں واضح طور سے فرمایا گیا ہے۔

ات ذاالقربی حقه والمسكين وابن السبيل ولا تبذر تبذيرا۔ (بنی اسرائیل)

مطلب یہ ہے آدمی اپنی کمائی اور دولت کو صرف اپنے ہی لئے مخصوص نہ رکھے بلکہ اپنی ضروریات کو اعتدال کے ساتھ پورا کرنے کے بعد اپنے رشتہ داروں اپنے ہمسایوں

باقی صـ۲۵ پر

حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جنھیں نطقِ نبوت سے سید الشہداء کا خطاب ملا۔

از: حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ

۱۵ شوال ہفتہ کے روز احد کی لڑائی شروع ہوئی۔ قریش مکہ کا علمبردار جس کا نام طلحہ تھا۔ صف سے نکلا اور مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہا: تم میں کوئی ہے جو میرے مقابلہ کے لئے نکلے؟ حضرت علی مرتضیٰؓ نے صف سے نکل کر کہا: میں ہوں۔ یہ کہہ کر تلوار ماری اور ایک ہی وار میں جہنم رسید کیا۔ طلحہ کے بعد اس کے بیٹے عثمان نے جس کے پیچھے پیچھے عورتیں اشعار پڑھتی ہوئی آ رہی تھیں علم ہاتھ میں لیا اور یہ شعر پڑھتا ہوا حملہ آور ہوا۔

ان علی اھل اللواء حقًا

ان تخضب الصعدۃ او تندقا

نیزہ اٹھانے والے کو چاہئے کہ اسے خون میں رنگ دے یا وہ ٹکرا کر ٹوٹ جائے۔

حضرت حمزہؓ شیرِ خدا اس کے مقابلہ کو نکلے اور شانہ پر اس زور سے تلوار ماری کہ کمر تک اتر آئی اور ساتھ ہی آپ نے فرمایا: میں ساقی حجاج (عبدالمطلب) کا بیٹا ہوں۔

اب عام جنگ شروع ہو گئی۔ حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ، ابودجانہؓ فوج کے دل میں جا گھسے اور صف کی صف الٹ دی۔ حضرت ابودجانہؓ عرب کے مشہور پہلوان تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک میں تلوار لے کر فرمایا: کون اس کا حق ادا کرتا ہے؟ اس سعادت کے لئے دفعتاً بہت سے ہاتھ بڑھے لیکن یہ فخر حضرت ابودجانہؓ کے حصہ میں تھا۔ اس غیر متوقع عزت نے ان کو مغرور کر دیا۔ سر پر سرخ رومال باندھا اور اکڑتے، تنے ہوئے فوج سے نکلے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چال خدا کو سخت ناپسند ہے لیکن اس وقت پسند ہے۔ حضرت ابودجانہؓ دشمنوں کو کاٹتے اور لاشوں پر لاشیں گراتے بڑھتے چلے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہندہ سامنے آ گئی۔ اس کے سر پر تلوار رکھ کر ہٹا لی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار اس قابل نہیں کہ کسی عورت پر آزمائی جائے۔

حضرت حمزہؓ دو دستی تلوار مارتے جاتے اور کہتے جاتے تھے: میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر ہوں۔ اور جس طرف بڑھتے تھے۔ دشمنوں کا صفایا کر دیتے تھے۔

شہادت

شیرِ خدا حضرت حمزہؓ نے چونکہ جنگ بدر میں چن چن کر اکثر سرداران قریش کو قتل کیا تھا۔ اس لئے تمام مشرکین قریش سب سے زیادہ ان کے خون کے پیاسے تھے۔ چنانچہ جبیر بن مطعم نے ایک غلام کو جس کا نام وحشی تھا۔ اپنے چچا طعیمہ بن عدی کے انتقام پر خاص طور سے تیار کیا تھا اور اس صلہ میں آزادی کا لالچ دلایا تھا۔

غرض وہ جنگ کے موقع پر ایک چٹان کے پیچھے گھات میں بیٹھا ہوا حضرت حمزہؓ کا انتظار کر رہا تھا۔ حضرت حمزہؓ کا آخری وقت آ گیا تھا۔ اپنی دو دستی تلواریں چلاتے ہوئے اور لاشوں پر لاشیں ڈھیر کرتے ہوئے ایک دفعہ اس کے قریب سے گذرے۔ کسی نے کہا: یہ کون شیر ہے؟ یہ حمزہؓ ہیں۔ ناگاہ اس حالت میں آپ کا پیر پھسل گیا اور پیٹھ کے بل گر پڑے۔ زرہ ان کے پیٹ سے ہٹ گئی تو وحشی نے اچانک اپنا بھالا مارا اور ان کے ناف کے نیچے اس طرح رکھا کہ ان کے دونوں سرین کے پار ہو گیا۔ حضرت حمزہؓ نے اٹھنے کی کوشش کی مگر نہ اٹھ سکے۔ پیامِ شہادت آیا اور اس دار المحن سے نجات پائی۔

اس شیرِ خدا کی شہادت پر کفار کی عورتوں نے خوشی اور مسرت کے ترانے گائے۔ آپ کی شہادت ہفتہ کے روز ۱۵ شوال ۳ھ میں ہوئی۔

نعش کی بے حرمتی

جب وحشی نے حضرت حمزہؓ کو شہید کر دیا، تو ابوسفیانؓ کی بیوی ہندہ بنت عتبہ نے آپ کی لاش کی سخت بے حرمتی کی۔ اس نے نعش مبارک سے کان، ناک کاٹ کر ہار بنایا اور اپنا ہار وحشی کو دے دیا۔ اس کے بعد آپ کا شکم چاک کر کے جگر نکالا اور اُسے چبا چبا کر نگل جانے کی کوشش کی، مگر اسے نہ نگل سکی اور تھوک دیا۔ پھر اس نے ایک اونچے مقام پر چڑھ کر بلند آواز سے چیختے ہوئے کہا:

آج ہم نے بدر کی لڑائی کا بدلہ لے لیا اور وحشی نے میرے سینے کی بھڑاس نکال دی۔ جب تک میری عمر باقی رہے گی وحشی کا شکریہ ادا کرتی رہوں گی۔

جب جنگ ختم ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو نہیں دیکھا تو ان کی تلاش میں نکلے اور ان کی مثلہ کی ہوئی لاش بطن وادی میں نظر پڑی۔ لاش مبارک کا المناک منظر دیکھ کر بے اختیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بھر آیا اور مخاطب ہو کر فرمایا۔

تم پر خدا کی رحمت ہو کیونکہ تم رشتہ داروں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے۔ نیک کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ اگر مجھے صفیہؓ کے رنج و غم کا خیال نہ ہوتا تو میں اسی طرح چھوڑ دیتا کہ درندے اور پرندے کھا جائیں اور تم قیامت میں انہیں کے شکم سے اٹھائے جاؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی کھڑے ہی تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سورۂ نحل کے آخر کی یہ آیت لے کر تشریف لائے۔

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين ۞ واصبر وما صبرك الا بالله ولا تحزن عليهم ولا تك في ضيق مما يمكرون ۞ ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون (النحل ۱۲۶)

اور اگر بدلہ لینے لگو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت ہی اچھی بات ہے اور آپ صبر کیجئے اور آپ کا صبر کرنا خاص خدا ہی کی توفیق سے ہے اور ان پر غم نہ کیجئے اور جو کچھ یہ تدبیریں کیا کرتے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہوجئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو پرہیزگار ہوتے ہیں اور نیک کردار ہوتے ہیں۔

لہٰذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں صبر ہی کو اختیار کروں گا۔ چنانچہ آپ نے صبر کی خدائی تعلیم پر عمل کیا اور دنیا کے سامنے ایک بہترین عمل کا نمونہ پیش کر دیا۔ اسی موقع پر حضرت حمزہؓ کو بارگاہ رسالت سے سید الشہداء کا لقب مرحمت ہوا۔

یہی سلوک حضرت حمزہؓ کے بھانجے اور جو حضرت حمزہؓ کی بہن امیمہ کے لڑکے تھے، عبداللہ بن جحشؓ کے ساتھ بھی کیا گیا تھا لیکن ان کا جگر نہیں نکالا گیا تھا۔ انہوں نے شدت سے دعا کی تھی۔

اللّٰھم ارزقنی رجلا شدیدًا بأسہ شدیدًا حردہ اقاتلہ فیک ویقاتلنی فیقتلنی ثم یاخذنی فیجدع انفی واذنی فاذا لقیتک قلت یاعبد اللّٰہ فیم جدع انفک واذنک فاقول فیک وفی رسولک فیقول اللّٰہ صدقت۔

اے اللہ تو میرے پاس ایک مضبوط اور طاقتور شخص کو بھیج۔ میں اس سے تیری راہ میں قتال کروں گا اور وہ مجھ سے قتال کرے گا۔ پس وہ مجھے قتل کر دے اور وہ میری ناک اور کان کاٹ ڈالے پھر اے خدا میدان حشر میں جب تو مجھ سے پکار کر کہے گا کہ اے عبداللہ کس پاداش میں تمہاری ناک اور کان کاٹے گئے ہیں تو میں کہوں گا تیرے اور تیرے رسول کی راہ میں کاٹے گئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم سچ کہہ رہے ہو۔

جس وقت ان کو شہید کیا گیا تھا ان کی عمر چالیس سال سے کچھ اوپر تھی۔ غرض یہ دن مسلمانوں کے لئے بڑی مصیبت اور بلا کا دن تھا۔ بہت سے جلیل القدر صحابہؓ اس روز شہید ہو گئے اس غزوہ میں صادق الایمان اور منافق اچھی طرح پہچان لئے گئے۔ اس غزوہ میں صحابہؓ کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کی ادنیٰ مخالفت بھی کیسے کیسے مصائب کا باعث ہو سکتی ہے۔

تجہیز و تکفین

انبیاء اور صدیقین کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرات شہدائے کرام کا ہے۔ دنیا کی اصلاح اور توحید کی اشاعت انہیں کی پاک قربانیوں کی برکت سے ہے۔ ان کی روح، ان کا جسم اور ان کے خون کا ایک ایک قطرہ خدا کی راہ میں صرف ہوا ہے۔ خدا نے ان کو حیات ابدی اور سرور سرمدی عنایت فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں ان کو مردہ کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق پاتے ہیں۔ چونکہ شہداء کی تجہیز و تکفین اور غسل کے احکام بھی دوسرے لوگوں سے مختلف ہیں اور ان کے مسائل کے استخراج کا تعلق غزوہ احد سے ہے اس لیے یہاں تجہیز و تکفین کا تذکرہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

حضرت صفیہؓ جو حضرت حمزہؓ کی حقیقی بہن تھیں۔ بھائی کی شہادت کا حال سنا تو روتی ہوئی جنازے کے پاس آئیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھنے نہ دیا اور تسلی و تشفی دے کر واپس فرما دیا۔ حضرت صفیہؓ اپنے صاحبزادے حضرت زبیرؓ کو دو چادریں دے گئی تھیں کہ ان سے کفن کا کام لیا جائے لیکن پہلو میں ایک انصاری کی لاش بھی بے گور و کفن تھی۔ اس لئے انہوں نے دونوں شہیدان ملت میں ایک ایک چادر تقسیم کر دی۔ اس ایک چادر سے سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں چھپائے جاتے تو سر برہنہ ہو جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چادر سے چہرہ چھپاؤ اور پاؤں پر گھاس اور پتے ڈال دو۔

غرض اس عبرت انگیز طریقے سے سید الشہداء کا جنازہ تیار ہوا۔ اس حالت پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رونے لگے۔ آپؐ نے پوچھا: تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آج ہم لوگ آپ کے چچا کے لئے ایک کپڑا ایسا نہیں پاتے ہیں جس سے ہم ان کے سارے بدن کو ڈھک سکیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ آئندہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ یہاں سے ارباب

حضرت مفتی احمد الرحمٰن صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے متعلقین کا

اظہارِ تشکر

جانشین حضرت بنوریؒ رئیس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نائب صدر سواد اعظم اہلسنت پاکستان امیر تحریک سنی محاذ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی وفات پر ملک اور بیرون ملک سے حضرت مفتی صاحب کے مخلصین و محبین و تلامذہ اور دنیا بھر کے علماء کرام تعزیت کے لئے تشریف لا کر یا خطوط کے ذریعہ ہماری دلجوئی فرمائی اور حضرت مفتی صاحبؒ کے درجات عالیہ کے لیے دعائیں کیں ہم ان سب کے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس عظیم نیکی پر اجر عظیم عطا فرمائے اور اپنے خزانوں سے بہترین اجر عطا فرمائے

والسلام

(مولانا) عبید الرحمان — شیفیلڈ۔ انگلینڈ

(قاری) سعید الرحمٰن — مہتمم جامعہ اسلامیہ راولپنڈی

عزیز الرحمٰن — صاحبزادہ حضرت مفتی صاحب

(ایک مقام کا نام ہے) کی طرف چلے جائیں گے اور وہاں اپنے آرام کے لئے کھانے۔ پینے۔ پہننے۔ اوڑھنے کی چیزوں اور سواریوں کو پائیں گے۔ پھر وہاں پہنچ کر وہ لوگ اپنے اہل وعیال کو لکھیں گے کہ تم لوگ بھی یہیں چلے آؤ۔ کیونکہ مدینہ کی زمین ایک ایسی زمین ہے جو قحل اور بنجر ہے۔ حالانکہ یہ بات یاد رکھو کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ کاش وہ لوگ جانتے۔ مدینہ میں اگرچہ تکلیفیں ہیں لیکن جو بھی رہ کر مصائب اور سختیوں کو برداشت کرے گا۔ اس کے لئے میں قیامت کے دن شفاعت کروں گا۔

بہرحال شہداء کے جنازے کو غسل دیئے بغیر نماز جنازہ کے لئے لایا گیا۔ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الشہداء کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے شہدائے احد کے جنازے حضرت حمزہؓ کے پہلو میں رکھے گئے اور آپؐ نے علیحدہ علیحدہ ہر ایک پر نماز پڑھائی۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ پر اس دن ستر نمازیں پڑھیں۔ شریعت اسلام میں یہی ایک شخص ہیں جو اس فضیلت کے ساتھ مخصوص ہیں ان کے علاوہ کسی پر بھی اتنی نمازیں آپؐ نے نہیں پڑھیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ حضرت حمزہؓ کی قبر میں اترے۔ چونکہ احد میں بہت سے صحابہؓ شہید ہوئے تھے اس وجہ سے ایک ایک قبر میں دو۔ دو تین تین شہیدوں کو دفن کیا گیا۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ کے ساتھ ہی ایک صحابی حضرت عبداللہ بن جحشؓ قبر میں رکھے گئے جو حضرت حمزہؓ کے بھانجے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ کے بھائی اور سالے بھی تھے کیونکہ ان کی بہن حضرت زینبؓ حضورؐ کے نکاح میں آئی تھیں۔ اس طرح غازیانِ دین نے بصد اندوہ والم شیر خدا اور ان کے بھانجے اور دیگر شہداء کو اسی میدان میں سپرد خاک کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت حمزہؓ کے قاتل حضرت وحشیؓ اسلام قبول کر کے جب بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر پوچھا: کیا تم ہی وحشی ہو؟ عرض کیا: ہاں! آپ نے ہی حمزہؓ کو قتل کیا تھا؟ بولے جو کچھ آپ سے لوگوں نے بیان کیا۔ صحیح ہے۔ ارشاد ہوا: کیا تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپا سکتے ہو؟ کیونکہ تمہیں دیکھ کر چچا حمزہؓ کا غم تازہ ہو جاتا ہے۔

حضرت وحشیؓ اسی وقت آپؐ کے پاس سے اٹھ کر باہر آ گئے اور پھر تمام عمر آپؐ کے سامنے نہ جا سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب مسیلمہ کذاب (جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا) پر فوج کشی ہوئی تو یہ بھی اس میں شریک ہوئے کہ شاید میں اس کو قتل کر کے حمزہؓ کے نقصان کی تلافی کر سکوں۔ یکایک حضرت وحشیؓ کی نظر اس پر پڑی۔ دیکھا کہ ایک دیوار سے لگا کھڑا ہوا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے خاکی رنگ کا اونٹ ہے۔ سر کے بال پریشان اور پراگندہ۔ چنانچہ اس کے پاس پہنچتے ہی اپنا بھالا مارا اور اس کی دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھ کر اس کے دونوں مونڈھوں کے آر پار کر دیا۔ اور اپنے ارادے میں کامیاب ہوئے۔ اس طرح ان کی ذات سے اسلام کو جس قدر نقصان پہنچا تھا اس سے زیادہ فائدہ پہنچا۔ (ماخوذ)

بقیہ: عظیم قربانیاں۔

اور پھر یہی استقامت علی الدین اسی حبشی غلام کو سیدنا ابوبکر صدیقؓ مراد رسول سیدنا فاروق اعظمؓ کی زبان درفشاں سے سیدناؓ کا عظیم خطاب سنواتی ہے کیوں نہ ہو اسی استقامت نے ہی تو رفقائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش بریں سے حیات جاویدہ کا ایک عظیم پیغام سنوایا۔ جو کہیں اولئک ھم المفلحون کی صورت میں اور کہیں ھم الراشدون۔ ھم الفائزون ھم المومنون حقا کی صورت میں کتاب مبین کی زینت بنا نظر آرہا ہے۔ ان انعامات کی بارش اس لیے تھی کہ انہوں نے قبول اسلام کے بعد استقامت علی الدین کا وہ روشن باب قائم کر دیا جسے رہتی دنیا تک انسانیت کے لیے مدار نجات قرار دے دیا گیا اور اس سے سر مو انحراف کو گمراہی سے تعبیر کیا اب یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ اس ارشاد الٰہی کے یکسر خلاف امت استقامت علی الدین۔ جذبہ شہادت و حریت سے بے قرار ہو کر کسل وجبین کی تاریکیوں میں ڈوب جائے اور اطاعت الٰہی سے یکسر منحرف ہو کر عزت وجاہ کی طالب بنے سے این خیال است و محال است و جنوں۔ اس جذبہ شہادت و استقامت نے اصحاب رسولؐ کو جام شہادت نوش کرنے اور خاک وخون میں تڑپنے پر مجبور کر دیا۔ شہداء کے اس مقدس خون کا ایک ایک قطرہ امت مسلمہ کو اپنے انقلاب لانے کی دعوت دے رہا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اس جذبہ ایمانی سے سرشار فرمائے آمین ثم آمین۔ قارئین کرام سے اپیل ہے کہ میرے حق میں خصوصی دعائیں فرمائیں اللہ کریم مجھے بھی استقامت علی الدین پر قائم ودائم رکھے اور جسمانی و روحانی امراض دور فرما کر نرینہ اولاد سے نوازیں رزق میں فراخی اور برکت فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

رانا اختر حسین ● ایک ضروری وضاحت

رانا اختر حسین ساکن ساہیوال ضلع سرگودھا جو قادیانیوں کے موجودہ پیشوا مرزا طاہر کا باڈی گارڈ رہ چکا ہے اور مرزا طاہر کے فرار کے وقت ملتان تک اس کے ساتھ تھا۔ اب کچھ واقعات کی بناء پر انتہائی مشکوک ہو چکا ہے اس لیے اس سے کسی قسم کا لین دین اور تعلقات نہ رکھے جائیں۔ وہ مختلف حیلے بہانوں سے مسلمانوں سے رقم بٹورتا رہا ہے۔ ممکن ہے وہ آئندہ بھی ایسا کرے اس لیے اسے نہ تو اپنے پاس ٹھہرایا جائے اور نہ ہی اس سے کسی قسم کا مالی تعاون کیا جائے۔

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

شہداء اسلام کی عظیم قربانیاں ہمیں فکر وعمل کیلئے پکارتی ہیں

المرسل:۔ محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی، جلالپور پیروالہ

محترم قارئین ختم نبوت تاریخ کی ورق گردانی کیجئے تاریخ کا ہر باب اپنے اندر زریں اصول لیے اُمت مسلمہ کو مقصد حیات کی تکمیل کی دعوت دیتا ہوا نظر آتا ہے۔ ویسے بھی ابتداء آفرینش سے قدرت کا فطری اصول انسانیت کی فکری ہم آہنگی کے لیے یہی رہا ہے کہ اپنے سابقین کی زندگی سے سبق حاصل کرتے ہوئے اپنا قبلۂ زندگی درست کرلو۔ کلام الٰہی کے صدہا واقعات یہی درس عبرت دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اللہ کریم نے انہی واقعات کے ذریعے انسانیت کو متنبہ کیا کہ تمہارے پیش رو۔ تمہارے سامنے ہیں۔ ان حضرات کے انجام سے سبق حاصل کرلو۔ کیونکہ جن حضرات نے اطاعت الٰہی کو اپنی زندگی کا شعار بنایا شرف وعزت سے ہمکنار ہوئے۔ کائنات کا ذرہ، ذرہ انہی کی عقیدت کے گن گاتا نظر آتا ہے۔ اور جنہوں نے سرکشی اور بغاوت کیلئے سر اٹھانے کی کوششیں کیں ان کی ذلت ورسوائی کی داستانیں سب لوگ زبان ہیں۔ یہی فطری اصول آج امت مسلمہ کی موجودہ زبوں حالی۔ احتیاج وافتقار پر آنسو بہاتے ہوئے اسے دعوت فکر دے رہا ہے کہ تمہارے بزرگ ایسے نہیں تھے نہ تو انہوں نے اس کسمپرسی میں زندگی بسر کی اور نہ ہی اس ذلت ورسوائی کے ایام انہوں نے دیکھے تھے۔ بلکہ عزت ووقار۔ شان وشوکت سے کائنات پر اپنی شرافت وعظمت کا لوہا منوایا۔

اب ذرا تم اپنی زندگیوں کا جائزہ لے لو۔ تمہاری ان سے کیا نسبت۔ آخر کیوں۔ فکر ونظر کی تحقیق بالآخر ایک گوہر نایاب کی دریافت پر کامیاب ہو جاتی ہے جس کا فقدان اس امت مسلمہ کی زبوں حالی کا باعث اور سبب ہے اور وہ گوہر نایاب قوت باطل کے مقابلے میں اپنے امیر کی اطاعت وعقیدت سے سرشار ہوکر استقامت علی الدین اور جذبۂ شہادت تھا۔ جس کی جگہ اُمت مسلمہ نے بزدلی کو اپنا شعار بنالیا پھر عزت وشوکت کی تمنا کیسی!۔ اسی امت کو عزت کی زندگی بسر کرنے کا گُر سمجھاتے ہوئے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہ نے مکہ کے چوک میں اپنے نازک جسم کو دو لخت کرا کر یہ درس استقامت دیا کہ اگر صنف نازک کی طرح ہی استقامت علی الدین کو تم اپنی زندگی کا مقصد بنا لو تو انقلاب زندگی کا مشاہدہ تمہارے لیے مشکل نہیں۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے تختہ دار پر چڑھتے ہوئے امت کو ایک آفاقی پیغام سنایا۔ کہ عزت وشوکت باطل کے مقابلے میں رضاء باری کے لیے تختہ دار کو چومنے سے ملتی ہے۔ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی تڑپتی ہوئی لاش نے میدان کارزار سے یہ صدا بلند کی کہ سعادت عظمیٰ کا حصول اپنے خون جگر سے زمین کو سیراب کرنے میں مضمر ہے۔ سیدنا بلال ؓ کی صدائے بازگشت نے کفر کے ریگستان سے استقامت علی الدین کا عظیم مژدہ سنایا۔ کہ رنگ ونسل کی آلودگیوں سے معریٰ ہو کر انسان جب عبدیت کے زیور سے آراستہ ہو جاتا ہے تو صرف اس کی صدا نہیں بلکہ اس کی جوتوں کی صدا بھی سکان جنت کے لیے باعث فخر بن جاتی ہے۔

باقی صفحہ ۱۵ پر

جبار کارپٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ ● مون لائٹ ● بلال کارپٹ ●
یونائیٹڈ کارپٹ ● ڈیکورا کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
۴۰۔ این آر ایونیو، ایس ڈی وان بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون :۔ ۶۲۶۸۸۸

طب وصحت

نزلہ و زکام اور اس کا علاج

نزلہ ، زکام

نزلہ و زکام در حقیقت ایک ہی مرض ہیں جب ناک کی غشائے مخاطی متورم ہو جاتی ہے اور اس سے رقیق رطوبت بہنے لگتی ہے تو اس کو زکام کہتے ہیں اور جب حلق کی غشائے مخاطی متورم ہو جاتی ہے اور اس سے حنجرہ اور نرخرہ میں رطوبت رسنے لگتی ہے تو اس کو نزلے کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ عام طور پر زکام کو بھی نزلہ کہہ دیا جاتا ہے سردی لگنا پانی میں بھیگ جانا، گرم گرم کھانے کے بعد فوراً سرد پانی پینا، ترشی اور سرد چیزوں کا کثرت سے استعمال گرد و غبار کا ناک میں پہنچنا اس مرض کے عام اسباب ہیں جو لوگ ضعیف دماغ و اعصاب میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے ناک اور حلق کے غشائے مخاطی کی قوت مدافعت کمزور ہو جاتی ہے اور وہ اس مرض میں مبتلا ہونے کی زیادہ استطاعت رکھتے ہیں، جب اس مرض کا سلسلہ جاری رہتا ہے تو اسے نزلۂ دائمی کہتے ہیں۔

گھریلو علاج

گل بنفشہ ۶ گرام، کالی مرچ ۶ گرام دونوں کو پانی میں ابالیں اور پئیں، زکام کی وجہ سے سر درد ختم ہو جائے گا اس کے ہمراہ دار چینی، کالی مرچ اور الائچی برابر برابر مقدار کا سفوف بنالیں اور یہ دوائی آپ دن میں تین بار لیں۔

ناک کے کیڑے

آپ یقین نہیں کریں گے کہ ناک میں کیڑے بھی پڑتے ہیں، لیکن سچ ہے عربی میں اس مرض کو دیدان الانف سنسکرت میں ناساکرم اور انگریزی میں ورمز نیزل کہتے ہیں جب ناک کے انتہائی حصے میں نزلہ زکام کے بگڑنے سے بلغمی رطوبتیں سڑ جاتی ہیں تو بعض اوقات اس میں کیڑے بھی پیدا ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں ناک سے سخت بدبو آتی ہے اور نہایت بدبودار خون ملا ہوا مواد بھی خارج ہوتا ہے جس کے ساتھ کیڑے بھی ہوتے ہیں، ان کیڑوں کے کلبلانے اور کاٹنے سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے جس میں مریض چھینکیں مارتا ہے اور اپنا سر دیوار وغیرہ سے ٹکراتا ہے

گھریلو علاج

روغن تارپین دس ملی لیٹر کو ایک لیٹر گرم پانی میں ملا کر اس سے بذریعہ پچکاری ناک دھوئیں پھر روغن تارپین دو تین قطرے ناک میں ٹپکائیں یا جینگ یا نیم کے پتے کے جوشاندے میں تھوڑا سا تمباکو ملا کر پچکاری سے ناک کو اچھی طرح دھوئیں۔ روغن کیسٹر چار چار قطرے دونوں نتھنوں میں ٹپکائیں۔

سر چکرانا

اس مرض کو عربی میں سدر و دوار، سنسکرت میں بھرم روگ اور انگریزی میں گڈی نیس یا ورٹیگو کہتے ہیں، جب یہ مرض خفیف ہوتا ہے تو مریض کے دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد یکبارگی اٹھنے پر آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا جاتا ہے لیکن شدت مرض کی حالت میں یکبارگی اٹھنے کے بعد چکر آ جاتا ہے اس کو آس پاس کی تمام چیزیں گھومتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اس کا کھڑا رہنا مشکل ہو جاتا ہے اسی لئے وہ دونوں آنکھیں بند کئے ہوئے کسی دوسری چیز کا سہارا لینے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے، بعض اوقات متلی بھی ہونے لگتی ہے، قے بھی آ جاتی ہے عام جسمانی کمزوری، ضعف دماغ خون کی کمی اور نظر کی خرابی، ہائی بلڈ پریشر وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

گھریلو علاج

اگر قبض ہو تو اسپغول ۱۰ گرام رات کو سوتے وقت کھائیں یا بہیدانہ کا مربہ ۲ چمچ رات کو کھائیں، مغز بادام چھ عدد، مغز کدو شیریں چھ گرام، خشخاش ۳ گرام، آٹا گیہوں ۱۰ گرام کا حلوہ بنائیں اور نہار منہ کھائیں۔

نیند نہ آنا

عربی اور فارسی میں اس مرض کو سہر، سنسکرت میں انندرا اور انگریزی میں انسومینا کہتے ہیں، اس مرض میں مریض کو رات کے وقت گہری نیند نہیں آتی اگر آتی بھی ہے تو پریشان خواب آ کر آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ سر گرم محسوس ہوتا ہے دل دھڑکتا ہے طبیعت بے چین رہتی ہے۔

اس کے بارے میں عرض ہے کہ خاص کر نوجوان لوگوں سے کہ وہ نیند آور گولیاں یعنی "ٹرانکولائزر" کی گولیاں نہ کھائیں، اس کے مضر اثرات ہیں۔

براہمی بوٹی، آملہ اس مرض کے لئے خاص جڑی بوٹیاں ہیں، آپ ان کو برابر وزن لے کر ان کا سفوف بنالیں، ۲ گرام صبح و شام کھائیں یا بھونا ہوا زیرہ چھ گرام رات کو سوتے وقت ایک کیلے کے ساتھ کھائیں اور صبح بکری کا دودھ، دو ملی لیٹر پئیں اور روزانہ غسل کریں اور اگر سو سکیں تو بغیر سرہانے کے سو جائیں۔

یاد رہے کہ براہمی بوٹی یادداشت کی کمزوری کے لئے مجرب دوائی ہے۔

ہچکی

اس مرض کو عربی میں فواق، سنسکرت میں ہِکّا، انگریزی میں ہکپ کہتے ہیں معدے سے کسی تکلیف دینے والی چیز کو دفع کرنے کے لئے حرکت ہے یہی ہچکی کہلاتی ہے۔ ہچکی عموماً بلغم کے غلبہ، ریاح کی کثرت یا گرمی خشکی کی زیادتی یا معدہ و جگر کے ورم کی وجہ سے آیا کرتی ہے۔

ہلدی کا گڑ و حقہ کی چلم میں تمباکو کی جگہ رکھ کر اس کا دھواں کھینچنے سے اکثر ہچکیاں بند ہو جاتی ہیں یا مور کے پنکھ کی راکھ کو شہد میں ملا کر کھانے سے ہچکی فوراً بند ہو گی یا ہچکیاں اور نمک سندھیا ۱۰ گرام کو ایک پوٹلی میں بند کر کے نیم گرم پیٹ پر ٹکور کریں آرام ہو گا۔

موٹاپا

اس مرض کو عربی میں سمن مفرط، سنسکرت میں میدو روگ یا میدو ورد ھی اور انگریزی میں اوبیسٹی کہتے

باقی صفحہ ۲۴ پر

اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش

مسلمانوں کی عدل پروری

ڈاکٹر محمد اجتبیٰ ندوی الہ آبادی

مسلمانوں نے ہر دور اور ہر عہد و وقت میں عدل و انصاف قائم کرنے کا پورا اہتمام کیا، مسلم حکمرانوں نے بھی قاضی اور جج کے انتخاب میں اسلامی احکام اور اقدار کا لحاظ رکھا، ان سے بہت کم غلطت اور لغزش ہوئی۔ قاضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو ہمیشہ پیش نظر رکھا حضور نے فرمایا، قاضی تین طرح کے ہیں ان میں سے دو قسم کے جہنم میں جائیں گے۔ اور ایک قسم جنت کی مستحق ٹھہرے گی۔ ایک شخص کو حق بات معلوم ہو گئی پھر بھی اس نے اس کے برعکس فیصلہ کیا تو وہ جہنم میں جائے گا، اور ایک وہ شخص جس نے حق بات معلوم کر لی اور اس کے مطابق فیصلہ کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ مسلمان قاضیوں نے ہمیشہ پیش نظر رکھا کہ منصفانہ فیصلہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ حق کو ثابت و قائم کرتا ہے۔ اور باطل کو زائل کرتا ہے اور صاحب حق کو اس کا حق دلاتا ہے، منصفانہ فیصلہ مظلوموں کا قلعہ، خوفزدہ لوگوں کی پناہ گاہ، اور ظالموں کے لئے کھنچی ہوئی تلوار ہے، انصاف ہی مجرموں اور ظالموں سے پابندی لگاتا ہے، اور معاشرہ کو ظلم و جبر سے پاک کرتا ہے ان اصولوں اور احکامات کی عملی شکل ہمیں اسلامی قضاء اور مسلم عدالتوں میں نمایاں طور پر ملتی ہے، دیکھیے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا دور خلافت ہے۔ خلافت کا رقبہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اسلامی لشکر نئے نئے شہر اور بستیاں فتح کر کے عدل و انصاف اور امن و امان قائم کر رہا ہے۔ اسی اثناء ایک اسلامی فوج قتیبہ بن مسلم باہلی کی سرکردگی میں عراق و ایران اور آذربائیجان کو فتح کرتا ہوا سمرقند کے دروازے پر پہونچ چکا ہے، لشکر کے سپہ سالار حکم دیتے ہیں کہ شہر پر قبضہ کر لیا جائے اور اسے کفر و باطل سے پاک کر کے اسلام کے نور سے منور و روشن کیا جائے، مسلمانوں کی قوت و عظمت کے سامنے کسی کو مقابلہ اور اعتراض کی ہمت نہیں ہے، مگر ان کے عدل و انصاف پر سب کو یقین اور بھروسہ ہے سمرقند کے سب سے بڑے

مندر کا پجاری مسلمانوں کو شہر کے اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہے، مقابلہ کی قوت و سکت نہ پاکر خاموش رہتا ہے، مگر سوچتا ہے کہ مسلمان اپنے اصول و ضوابط کے برخلاف شہر میں دعوت اسلام یا جزیہ کے مطالبہ اور اعلان جنگ کے بغیر داخل ہو رہے ہیں، یہ سراسر حکم اسلام کی خلاف ورزی ہے، وہ خاموشی سے اٹھتا ہے اور اپنے ساتھیوں اور مندر کے پجاریوں سے مشورہ کرتا ہے اور رات کی تاریکی میں اپنے ایک مخلص ترین ساتھی کو امیرالمومنین عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت میں دمشق روانہ کرتا ہے تاکہ سمرقند کے باشندوں کی فریاد پہنچا کر انصاف طلب کرے قاصد دمشق پہنچ کر امیرالمومنین کے محل کا پتہ دریافت کرتا ہے۔ دل میں رعب و ہیبت ہے خلافت کے جاہ و جلال اور امیرالمومنین کی قیام گاہ پہنچتا ہے تو اس کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ اسے بلا روک ٹوک عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت میں رسائی حاصل ہے اور امیرالمومنین بڑے نرم لہجہ میں دریافت فرماتے ہیں کہ کہاں سے آئے ہو اور کیا چاہتے ہو، سمرقند کا قاصد اپنے بڑے پجاری کا پیغام سناتا ہے اور انصاف کی درخواست کرتا ہے امیرالمومنین عمر بن عبدالعزیزؒ اس کی گفتگو سن کر قاضی جمیع بن حاضر الباجی کو معاملہ کی تحقیق کا حکم دیتے ہیں، قاضی جمیع مسلمانوں کے سپہ سالار قتیبہ بن مسلم اور مندر کے بڑے پجاری کو طلب کرتے ہیں اور مقدمہ کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔

قاضی صاحب:۔ پجاری تمہیں کیا شکایت ہے

پجاری:۔ جناب والا آپ کے لشکر کے سپہ سالار قتیبہ بن مسلم ہمارے شہر سمرقند میں زبردستی گھس آئے ہیں انہوں نے نہ تو اسلام کی دعوت پیش کی اور نہ جزیہ طلب کیا، اور نہ ہی جنگ کا اعلان کیا، قاضی جمیع نے قتیبہ بن مسلم کو مخاطب کر کے پوچھا،

قتیبہ تمہارا کیا جواب ہے؟ قتیبہ کہتے ہیں خدا تعالیٰ قاضی صاحب کو خیر و صلاح کی توفیق دے، جنگ میں تو حیلہ بازی جائز ہے، یہ بڑا شہر ہے خدا نے اس کو کفر سے پاک کر دیا اور مسلمانوں کو اس کا وارث بنا دیا قاضی نے پوچھا کیا تم نے اہل سمرقند کو اسلام کی دعوت جزیہ یا جنگ کی وارننگ دی تھی، قتیبہ نے جواب دیا، نہیں ایسا نہیں ہوا، قاضی جمیع نے کہا کہ تم نے اپنی کوتاہی کا اقرار کر لیا، اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دین کی اطاعت کی بناء پر عزت و نصرت اور خیانت و دھوکہ بازی سے احتراز کی وجہ سے کامیابی و کامرانی عطا کی۔ خدا کی قسم ہم اپنے گھروں سے صرف اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے ہیں ہم نے زمین میں اقتدار اور حکومت قائم کرنے کے لئے پردیس اور گھر سے دوری اختیار نہیں کی، اور نہ اس وجہ سے آئے کہ باطل کا بول بالا ہو، میرا فیصلہ ہے کہ مسلمان شہر خالی کر دیں اور اس کے اصل باشندوں کے حوالے کر دیں اس کے بعد انہیں اسلام کی دعوت دیں اگر وہ قبول نہ کریں تو جزیہ ادا کرنے کا مطالبہ کریں، اگر اس پر وہ راضی نہ ہوں تو اعلان جنگ کریں قتیبہ بن مسلم نے فیصلہ سنتے ہی فوجوں کو شہر خالی کرنے کا حکم دیدیا۔ مندر کے بڑے پجاری اور اس کے ہمراہیوں کے دل و دماغ میں جیسے بجلیاں آگئیں انہیں اتنے بڑے اور اٹل فیصلے کی توقع نہ تھی، وہ دیر تک سکتے کے عالم میں رہے انہیں ہوش اس وقت آیا جب مسلم فوجیں شہر سے نکلنا شروع ہو گئیں، یہ منظر دیکھ کر پجاری اور اس کے ساتھی بے اختیار پکار اٹھے۔

نشہد ان لا الٰہ الا اللہ نشہد ان محمداً رسول اللہ

اس کے ساتھ ہی شہر کی پوری آبادی حلقہ بگوش اسلام ہوگئی اور سمرقند پر حق و انصاف کا پرچم لہرا اٹھا۔

مصر پر احمد بن طولون کی حکمرانی ہے اور اس دور کے

باقی صـ۲۴ پر

بزم ختم نبوت

یہ شعر صحیح نہیں

از عبدالقیوم جوہر براہوی میہٹر ضلع دادو

ختم نبوت ایک ہفت روزہ نہیں بلکہ ایک تحریک ہے اس کی ہر اشاعت میرے ضمیر کے مطابق ہے۔ میرے فریضہ میں شامل ہے کہ ختم نبوت آخر تک پابندی سے پڑھتا ہوں۔

حضرت مفتی احمد الرحمٰن صاحب کی یاد میں مبارک ابراہیم کی غزل صلا پر چھپی ہے اس غزل کو محض قلبی واردات کا انحصار کہنا ہوگا جبکہ ایک مصرع میعار شاعر ہے۔

وہ میرے پاس کیسے مبارک قیام کرتا
جس کے فراق میں خود خدا بے قرار تھا

خدا کا بے قرار ہونا چہ معنیٰ۔

معذرت

جلد ۹ شمارہ ۴۰ صلا میں مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ کی یاد میں جو نظم شائع ہوئی تھی وہ دراصل شاعر کے محض قلبی واردات اور جذبات کا اظہار تھا عنوان ہی دیا گیا تھا مگر وہ رہ گیا۔ قارئین کرام تصحیح فرمالیں۔

اسلامی لطائف

از محمد بر کی کراچی

⊙ ایک شخص مامون کو راستے میں ملا اور کہنے لگا "میں ایک عرب ہوں"

"یہ کوئی عجیب بات نہیں" مامون نے کہا۔ "میں حج کو جا رہا ہوں"

مامون نے جواب دیا۔ "راستہ سامنے ہے جاؤ"

"میرے پاس پیسے نہیں" وہ کہنے لگا۔ "تو تم پر حج فرض ہی نہیں رہا۔" مامون نے کہا۔ اس پر اس شخص نے برجستہ کہا۔ میں آپ سے فتویٰ نہیں پوچھنے آیا تھا۔ مامون ہنس پڑا اور اسے انعام دیا۔ (حوالہ الیواقیت العصریہ)

⊙ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی صدر مدرس دیوبند پرانے زمانے کے طریق مکاتب کے مطابق ایک شاگرد کو مار رہے تھے۔ شاگرد نے کہا کہ اللہ کے لئے مجھے نہ ماریں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ ہی کے لیے تو مار رہا ہوں۔

⊙ مولانا حضرت شیخ القرآن محمد افضل خان نے فرمایا کہ ایک عالم اور ایک بادشاہ تشریف فرما تھے کہ ایک مکھی بار بار آکر اس بادشاہ کے ناک پر بیٹھی تھی جب بادشاہ تنگ ہوا تو اس نے کہا یا اللہ آپ نے اس مکھی کو کس لیے پیدا فرمایا ہے عالم نے جواب دیا یہ اللہ تعالیٰ نے اس لیے پیدا کی ہے کہ آپ جیسے متکبر کو ہر اوقات تنگ کرے اور اس کو یہ بتائے کہ آپ اتنے چھوٹے ہیں کہ اس مکھی سے بھی جان نہیں چھڑا سکتے

شبان ختم نبوت خوشاب کی کامیابی

از۔ محمد جہانگیر خان۔ خوشاب

ضلع خوشاب میں عبدالغفور قادیانی کے لڑکے ناصر سے کافی دن پہلے ایک ناجائز یعنی بغیر لائسنس کی بندوق برآمد ہوئی۔ پولیس کو شبان ختم نبوت کے نوجوانوں نے آگاہ کیا اور اسے موقع پر گرفتار کرلیا گیا۔ کئی مہینے کیس چلتا رہا شبان ختم نبوت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور ختم نبوت کے صدقے ناصر قادیانی کو ایک سال قید ہوئی اور اب وہ جیل میں ہے۔ شبان کے نوجوانوں نے عبدالغفور قادیانی کے خلاف بھی پرچہ درج کرایا۔ وہ کلمہ طیبہ کی توہین کرتا تھا اس نے کلمہ طیبہ اپنے ہاتھوں سے محفوظ کیا اور آئندہ نہ لکھنے کی ضمانت دی۔ یہ شبان ختم نبوت کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

ملفوظات بزرگان دینؒ

مرسلہ ابو فہیم سلیمی

⊙ لوگوں سے نرمی سے برتو اگر تم سخت دلی سے پیش آؤ گے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جائیں گے

(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

⊙ دو خصلتیں ایسی ہیں جو دل کو فاسد بناتی ہیں ایک بہت کھانا اور دوسرے بہت سونا۔

(حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ)

⊙ اگر خدا تیرے ساتھ ہے تو پھر کس سے ڈرتا ہے اور اگر خدا تیرے ساتھ نہیں تو پھر کس سے امید رکھتا ہے

(حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ)

⊙ یاد الٰہی کے بغیر جو کچھ ہے برباد ہے۔

⊙ اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو

⊙ موت کے لیے دعا کرنا جائز نہیں۔

(حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ)

جذبات واحساسات

مرسلہ محمد اسلم ہارون آبادی

بہار کے پیچھے خزاں دیکھ کے چل
دوست نما دشمن کو پہچان کے چل
عارضی ہے بادل میں بجلی کی چمک
حسن فانی اور حقیقی کو پہچان کے چل
بچھا رکھا ہے چمن میں صیاد نے جال
جال ہے دانے کے قریب بلبل دیکھ کے چل
گناہوں میں لذت تقلید یورپ کے
زہر ہلاہل کو نہ عاقل قند سمجھ کے چل

○

بہار حسن چمن میں ہے جلوہ گر
مگر مومن دل کی ہر آن حفاظت کر

ڈک ابرو تنگتے ہیں سینہ پہ تیر بن کر
سرخی لب پہ قاتل نہ ہو پروانہ بن کر
دل پہ دنداں کی چمک گراتی ہے بجلی
نہ ہو غلام زلف طلسم کا اسیر ہو کر

○

جلوہ حُسن اڑا دیتا ہے عاشق کے ہوش
نہ ہو سکے مبتلائے پرستی پہ ایسا انتظام کر
چشم فسوں کی دیکھ کر غارت گری
غض بصر کی ڈھال سے بچنے کا سامان پیدا کر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قناعت

محمد امجد میرانی جامعہ اسلامیہ فیصل آباد

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ نے کسی میٹھی چیز کھانے کی خواہش ظاہر کی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس کسی میٹھی چیز پکانے کی رقم نہیں ہے مجبوری ہے۔ اس جواب کے بعد زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے روز مرہ کے خرچ میں سے تھوڑا کر کے گھی اور شکر وغیرہ کے لیے تھوڑی سی رقم بچائی۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سامنے وہ رقم پیش ہوئی تو فرمایا یہ رقم کہاں سے آئی؟ انہوں نے روزمرہ کی کفالت و بچت کا ذکر فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ رقم ان سے لی اور بیت المال کے خزانچی کے پاس لے جا کر کہا

"اس قدر رقم ہمارے خرچ سے زائد ہے۔ اسے بیت المال میں داخل کر دو اور ایک یومیہ تعداد ہمارے وظیفہ سے کم کر دو۔"

(اشہر مشاہیر الاسلام صفحہ ۹۳/۱ج)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سادگی

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کھانے میں جس قدر خشونت تھی اور جس طرح موٹا جھوٹا کھاتے تھے اسی طرح لباس بھی بے حد معمولی اور موٹے جھوٹے کپڑے کا ہوتا تھا۔ حالانکہ ذاتی آمدنی بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کم نہ تھی لیکن طبیعت تواضع اور سادگی پسند تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ ہی کی طرز پہ تمام اجلۂ اصحاب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ تھے۔ آپ نے اپنے عہد خلافت میں بھی ایسے ہی سرتے اور معمولی لباس میں زندگی گذاری۔ عرب کے امراء اور یمن کے بادشاہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملنے آتے یہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی سادگی اور آپ رضی اللہ عنہ کے معمولی لباس کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتے اور متاثر اس قدر ہوتے کہ وہی سادگی خود بھی اختیار کر لیتے حمیر کا بادشاہ ذوالکلاع بڑے شاہانہ ٹھاٹ باٹ پر تکلف لباس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا شاہی امراء کے علاوہ ایک ہزار غلام خدمت کے لیے اس کے ساتھ تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سادگی کو دیکھ کر عش عش کرنے لگا۔ تمام شاہی اتار کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رنگ میں رنگ گیا۔ (مروج الذہب للمسعودی صفحہ ۳۰۵/۲ج)

(اشہر مشاہیر الاسلام صفحہ ۱۴۶/۱ج)

محمد اشرف شینہ والا۔ کروڑ

ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا اور یکے بعد دیگرے کئی انبیاء آئے کچھ کے پاس اپنی علیحدہ آسمانی کتابیں اور مستقل شریعتیں تھیں۔ اور کچھ اپنے سے پہلے انبیاء کی کتابوں اور شریعتوں پر عمل پیرا تھے۔ یہ سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہو گیا۔ آپ پر ایک جامع اور ہمیشہ رہنے والی کتاب نازل ہوئی اور آپ کو ایک کامل شریعت دی گئی آپ آخری نبی ہیں۔ آپ پر دین کی تکمیل ہوئی اور آپ کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ آپ کے بعد اب کسی قسم کا کوئی دوسرا نبی پیدا نہیں ہوگا کیونکہ۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ ہر قوم اور ہر دور کے قیامت تک کے انسانوں کے لئے آپ کی رسالت عام ہے اور سب کے لئے آپ کی تعلیم کافی ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر دین کو مکمل کر دیا۔ آپ کی شریعت کامل ہے اور آپ کی تعلیمات ہدایت کی مکمل ترین شکل ہیں اس لئے اب کسی دوسرے نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل ہونے والی کتاب کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور وہ کتاب چودہ سو سال گذرنے کے باوجود اس شان سے محفوظ ہے کہ اس کے ایک حرف میں بھی کوئی رد و بدل نہیں ہو سکا۔ اس کتاب کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ کاغذ کے صفحات پر بھی اور حفاظ کے سینوں میں بھی۔ آپ کی تعلیمات اپنی صحیح شکل میں محفوظ ہیں جو پورے عالم کیلئے سرچشمہ ہدایت ہیں۔ اسلئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اب ہر طالب ہدایت پر لازم ہے کہ حضرت خاتم المرسلین پر ایمان لائے اور آپ ہی کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلے۔ ختم نبوت۔ قرآن۔ حدیث اور اجماع امت تینوں سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ؕ

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

عربی زبان میں ختم کے معنی ہیں مہر لگانا۔ بند کرنا۔ آخر تک پہنچانا۔ کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانا۔ تمام مفسرین نے اس آیت کریمہ میں خاتم کے معنی آخری نبی کے بیان کئے ہیں۔

بخاری شریف میں ہے۔ رسول خدا نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کی رہنمائی انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے ایک شخص نے عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی۔ مگر ایک کنارے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی اور وہ اینٹ میں ہوں۔

تمام صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے دعویٰ نبوت کیا۔ صحابہ کرام نے ان کے خلاف جہاد کر کے ان کی سرکوبی کی۔

چھ ہزار قادیانیوں کو جعلی پاسپورٹ پر جرمنی بھجوانے کا اعتراف

ڈھائی لاکھ روپے فی کس معاوضہ لیا جاتا تھا، ملزم نے بیوی کے پاسپورٹ پر کئی لڑکیوں کو بھجا ہے، پناہ دینے والا چوکیدار گرفتار۔

ایک ملزم لاؤنج سے اصل کاغذات واپس لانے کے پانچ ہزار روپے لیتا تھا۔ دیگر ملزمان کو پولیس سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے، یہ گروہ جرائم پیشہ افراد کو بیرون ملک اسمگل کرنے میں ملوث ہے

ایف آئی اے کے پاسپورٹ سیل کے ہاتھوں گرفتار ہونے والے گروہ نے اعتراف کیا ہے کہ وہ اب تک پاکستان سے چھ ہزار (۶۰۰۰) قادیانیوں کو جرمنی بھیج چکا ہے جس کا معاوضہ ڈھائی لاکھ روپے فی کس لیا جاتا تھا۔ یہ گروہ دس سال سے اس مذموم کاروبار میں ملوث ہے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے امیگریشن آصف نواز وڑائچ نے اس کیس کی تفصیل ۳ روز میں طلب کر لی ہے۔ اس مقدمہ کی مزید تفتیش ایف آئی اے امیگریشن ایئرپورٹ کے انسپکٹر چوہدری سردار خان کر رہے ہیں۔ ملزم مظفر احمد ظفر فیصل آباد کا رہنے والا ہے۔ اپنی بیوی کے پاسپورٹ پر کئی متعدد عیاش لڑکیوں کو جرمنی بھیج چکا ہے۔ خود پی آئی اے میں فوٹوگرافر کی حیثیت سے ملازم ہے اور آجکل چھٹیوں پر تھا جبکہ ملزم جمیل ارشد پاکستان اسٹیل میں بحیثیت اسسٹنٹ منیجر پروٹوکول ملازم ہے۔ ملزم جمیل لاؤنج سے اصل کاغذات لا کر ظفر کو واپس کرنے کے ۵۰۰۰ روپے فی پاسپورٹ لیا کرتا تھا۔ یہ گروہ جرائم پیشہ افراد کو بھی پاکستان سے نکال کر بیرون ملک اسمگل کرنے میں ملوث ہیں۔ گارڈن ایسٹ کے فلیٹوں کے چوکیدار کو بھی ملزمان کو پناہ دینے کے الزام میں گرفتار کر کے اس کے قبضہ سے کئی پاسپورٹ برآمد کئے گئے ہیں۔ چوکیدار کا نام عبدالرحمن بتایا جاتا ہے۔ اس گروہ کے متعلق ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے امیگریشن کو جرمنی سے بذریعہ فیکس اطلاع ملی کہ سات افراد پر مشتمل ایک خاندان جعلی دستاویزات پر جرمنی پہنچا ہے جو کہ پی آئی اے کی فلائٹ پی کے ۷۲۱ کے ذریعہ ۱۳۔۴۔۹۱ کو فرینکفورٹ پہنچا ہے اور وہاں سیاسی پناہ کی درخواست دی ہے۔ اس اطلاع پر اس گروہ کو تلاش کرنے کا حکم ملا تھا۔ اس پر ایف آئی اے نے اس گروہ کا سراغ لگا کر انہیں گرفتار کر کے ۸ پاکستانی، ۲ شناختی کارڈ برآمد کر کے مقدمہ درج کیا گیا۔ اس گروہ کے دیگر ساتھی مہر شاہ اور لالہ انور کو بھی پولیس سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔ ایف آئی اے کے ڈپٹی ڈائریکٹر امیگریشن جناب آصف نواز وڑائچ نے مکمل چھان بین کی تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ اس کاروبار میں ایف آئی اے کا کوئی اہلکار تو ملوث نہیں، مکمل چھان بین کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس کاروبار میں ایف آئی اے کا کوئی اہلکار ملوث نہیں۔

خبریں

اخبارِ ختم نبوت

جھکڑ میں قادیانیت کا اڈا مسلم بازار سے ختم ہو گیا

عالمی مجلس ختم نبوت کا کردار نمایاں

جھکڑ (پ۔ر) جھکڑ میں یہ اڈا عرصہ دراز سے مسلم بازار میں مرکز جنرل سٹور کے نام سے قائم تھا جہاں کاروبار کم قادیانیت کی تبلیغ زیادہ کی جاتی تھی جھکڑ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے بتایا کہ میں نے حالات کا جائزہ لے کر عملی طور پر اس کے خلاف میدان میں اترا۔

اٹھارہ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ان قادیانی باپ بیٹا کے خلاف دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کروا کر گرفتار کرایا اور عدالتوں میں مقدمات کی پیروی کی۔ عوام میں قادیانیت سے نفرت دلائی۔ یہاں تک کہ عبداللطیف قادیانی جو جھکڑ میں قادیانیت کی ریڑھ کی ہڈی تھا مسلم بازار سے اپنی دوکان ختم کرنے پر مجبور ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ مقدمہ ۲۹۸ سی بدستور چل رہا ہے اور انشاء اللہ باپ بیٹا کو اس مقدمہ میں سزا ضرور ہو گی۔ جھکڑ شہر میں قادیانیت کے اس اڈے کے ختم ہونے پر عوام الناس میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وقار بہت بلند ہوا ہے۔

جھکڑ میں قادیانیت کا اڈا ختم ہونے پر مبارک باد

جھکڑ (نمائندہ خصوصی) ختم نبوت یوتھ فورس پنجاب کے سالار اعلیٰ رانا منور احمد نے جھکڑ میں قادیانیت کا مرکز مسلم بازار سے ختم ہونے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مبارک باد دی اور اعلان کیا ہے کہ ختم نبوت یوتھ فورس کے تمام رضاکار مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ اسلام اور پاکستان دشمن قادیانیوں کو ختم کرنے کے لیے ہر ممکن کارروائی کریں گے نیز حکومت سے مطالبہ کیا کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج کو بس مہیا کی جائے۔

ارشاد اللہ سیال سول جج قادیانی کی کار سے کلمہ طیبہ محفوظ کر لیا گیا۔

ارشاد اللہ سیال سول جج قادیانی نے جو کہ تیسری دفعہ اسی عہدہ پر جھکڑ میں تعینات ہوا ہے اپنی کار نمبر $\frac{۵۰۴۳}{۸۹۰۸۰۵}$ پر کلمہ طیبہ کے سٹیکر لگا کر کھلے بندوں بازاروں میں پھرنا شروع کیا جس سے شہر میں اشتعال پھیل گیا۔ ختم نبوت جھکڑ کے رہنما نے ضلعی حکام سے مل کر صورتحال کے سلسلہ میں گفتگو کی۔ ڈپٹی کمشنر جھکڑ نے اے سی جھکڑ کو حکم دیا کہ قادیانی سول جج کی کار سے کلمہ

علیہ محفوظ کر لیا جائے اگر سول جج مزاحمت کرے تو گرفتار کر لیا جائے۔ الحمد للہ اگلے ہی دن پولیس نے قادیانی سول جج کی کار سے دونوں کلمے محفوظ کر لیے عوام نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس کارکردگی سے اور ضلعی انتظامیہ کے تعاون کو تحسین پیش کی۔

وزارت داخلہ اور خارجہ قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی طرف سے جرمنی، کینیڈا وغیرہ میں سیاسی پناہ حاصل کرنے اور پاکستان کو بدنام کرنے پر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام اثاثے اور فنڈز منجمد کر دیئے جائیں اور امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر عید کے روز ٹیلی فون کے ذریعہ کراچی میں لندن سے مرزا طاہر کا قادیانی مذہب کی تبلیغ پر مبنی خطبہ سپلے کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۸/سی اور وائرلیس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا جائے اور انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کر کے پاکستان لایا جائے۔ اس سلسلہ میں وفاقی وزارت مواصلات کے جس افسر نے ٹیلی فون پر قادیانی مذہب کی تبلیغ کی اجازت دی ہے اس کو نوکری سے برطرف کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی جعلی نبی کی امت کو آئینی اور قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی عائد ہے۔ خلاف ورزی پر قصوروار قادیانیوں کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ ب اور ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کر کے ان کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جا رہا ہے جس پر ایف آئی آر کی نقل دکھا کر جرمنی اور کینیڈا میں پناہ حاصل کر رہے ہیں جو غیر قانونی فعل ہے جبکہ گزشتہ سال اگست میں قادیانی سالانہ جلسہ لندن میں جو دو ہزار قادیانی پاکستان سے شریک ہوئے تھے وہ بھی واپس نہیں آئے اب قادیانی تبلیغ کے لیے قادیانی روس اور جاپان جا رہے ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ وزارت داخلہ اور خارجہ امور قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔

احمد هار يادى :

اعتنقت الاسلام بعد ١٠ سنوات دعوة للقاديانية

[illegible]

قضى عشر سنوات من عمره يدعو الى القاديانية التى اعمت بصيرته عن حقائق نور الاسلام .. ولكنه بعد فترة صحا من هذه الكبوة وادرك ان الاسلام هو دين الحق ..

انه احمد هارياوى بن عفوظ داعية الرابطة الاسلامية بجاكرتا حاليا التقيناه ليحكى لنا قصة دخوله الاسلام فقال موجها دعوته الى الله :

انك يا الله تهدى من تشاء .. سبحانك على كل شىء قدير بدعوك كما هديتنا للاسلام الا تنزعه منا واضاف :

القاديانية اعمت بصيرتى عن حقائق الاسلام استمرت عشر سنوات ادعو لها .. ولكن سرعان ما اعتنقت الاسلام .. فجذب نفسى الى صفاء نبع الاسلام الذى يدعو الى الاخاء والتراحم ..

اعتناقى للاسلام يؤكد انى ولدت من جديد ..

● وعن الدور الذى قام به قبل ان يسلم لنشر القاديانية يقول :

كنت ادعو للقاديانية عشر سنوات ولكنى صحوت على حقيقة ان الاسلام هو الدين الحق .. وكل من رفض الانصياع للعودة الى الاسلام انما هو كذاب ومفتر سيلعنه الله ويموت حقيرا مهانا .

وعن موقف اهله منه بعد اعتناقه الدين الاسلامى قال : لقد فرح اهلى لانى تركت الديانة التى لا اساس لها من الصحة ورجعت الى الدين الصحيح دين الاسلام .

وعن رأيه فى الصحوة الاسلامية يقول : الصحوة شىء جميل نأمل ان تستمر لان الرجوع الى الله مطلوب ..

انڈونیشیا میں بڑی تعداد میں لوگ قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر رہے ہیں

مکۃ المکرمہ (نمائندہ خصوصی) رابطہ عالم اسلامی کے مرکزی دفتر واقع مکۃ المکرمہ میں موصولہ اطلاعات کے مطابق جکارتہ (انڈونیشیا) میں بڑی تعداد میں لوگ قادیانیت سے تائب ہو کر مشرف بہ اسلام ہو رہے ہیں۔ رابطہ عالم اسلامی کی جکارتہ برانچ سے حال ہی میں موصول ہونے والی ایک رپورٹ میں ایک شخص مسمی احمد ہاریادی کے قادیانیت سے تائب ہو کر مشرف بہ اسلام ہونے کی تفصیلات معلوم ہوئی ہیں جن کے مطابق احمد ہاریادی کا کہنا ہے کہ گزشتہ دس سال سے قادیانیت کا مذہب اپنائے تھے مگر اب اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت بخشی ہے اور اس کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ اور اسے نور اسلام کی روشنی نصیب ہوئی ہے اور اب وہ اپنے گزشتہ سالوں کے غیر اسلامی عقائد پر نادم ہے اور اس کا کہنا ہے کہ اسلام میں دوبارہ لوٹ آنا اس کے لیے بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ آج نئے سرے سے پیدا ہوا ہے۔

احمد ہاریادی کے بقول وہ اپنے گزشتہ دس سالوں کی زندگی کے حالات سے سخت پریشان ہے اور یہ کہ اسلام ہی دین حق ہے۔ اور قادیانی مذہب ایک من گھڑت اور فرضی مذہب ہے جس کی قطعاً کوئی بنیاد نہیں ہے اور یہ کہ قادیانی مذہب کے پیروکاروں پر اللہ کی لعنت ہو اور ان کی موت بہت ہی بری حالت میں آئے جب احمد ہاریادی سے اس کے مذہب اسلام قبول کر لینے کے بعد اس کے اہل خانہ کے ردعمل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ اب جبکہ وہ خود صحیح اسلامی عقائد پر عمل پیرا ہو گیا ہے تو اس کے اہل خانہ بھی بہت خوش ہیں اور وہ بھی قادیانیت سے تائب ہو کر صحیح اسلامی عقائد کی پیروی کرنے لگے ہیں۔

(رپورٹ محمد اکرم فضلی ایم اے الریاض سعودی عرب نمائندہ خصوصی)

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کی سات رکنی دستور کمیٹی کا قیام

لاہور۔ ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے منعقدہ مرکزی اجلاس میں دیگر کئی اہم تنظیمی فیصلوں کے علاوہ جماعتی کام کو مزید نظم و ضبط کے ساتھ چلانے اور جماعتی طریق کار کے لیے ایک دستور کی تشکیل کے سات رکنی دستور کمیٹی قائم کی گئی جس کے اراکین میں صاحبزادہ پیر سلمان منیر، محمد ممتاز اعوان، فخر الاسلام فیصل، محمد شعیب قریشی، سید عاشق حسین شاہ، حافظ محمود الحسن اور محمد یعقوب انور کھوکھر شامل ہیں۔

عتیق الرحمٰن کو ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کا مرکزی سالارِ اعلیٰ مقرر کر دیا۔

لاہور، ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے جاری کردہ اپنے بیان میں بتایا ہے کہ اٹک شہر کی ممتاز سماجی شخصیت اور مجاہد جناب محمد عتیق الرحمٰن کو ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کا مرکزی سالار اعلیٰ بنا دیا گیا ہے جب کہ ضلع قصور کے حافظ افتخار احمد فخر ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی سالار ہوں گے۔

ڈی سی جھنگ کیخلاف کارروائی کا مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ ۱۶ اپریل کو لیڈیز پارک جھنگ میں قادیانی غیر مسلموں کو عید کے روز کھلے عام اپنی مذہبی رسومات ادا کرنے کی اجازت دینے پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور جھنگ میں شیعہ سنی فساد روکنے میں ناکام رہنے اور ربوہ و جھنگ کے قادیانی غیر مسلموں کو تحفظ دینے کی تحقیقات کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس کی تحریک پر گزشتہ سال قادیانی غیر مسلم اقلیت کو جھنگ میں لیڈیز پارک گراؤنڈ میں عید کے روز عبادت کرنے پر پابندی لگا دی گئی تھی مگر اس سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احتجاج کے باوجود ڈپٹی کمشنر جھنگ نے قادیانی لنگڑوں کو پولیس اور انتظامیہ کی زیر نگرانی کھلے عام عبادت کی سہولت فراہم کر کے تمام مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے جبکہ قادیانی غیر مسلم اقلیت دوسری غیر مسلم اقلیتوں کی طرح اپنی عبادت یعنی مذہبی رسومات اپنی عبادت گاہوں میں ہی ادا کر سکتی ہے۔ جیسا کہ عیسائی گرجا گھروں میں، ہندو مندروں میں اور سکھ گردواروں میں اپنی مذہبی رسومات یا عبادت کرتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جھنگ کے بھی قادیانی غیر مسلموں نے سرعام عبادت کر کے خود کو مسلمان ظاہر کیا ہے ان کو زیر دفعہ ۲۹۸/ج گرفتار کر کے جیل بھیجا جائے۔

آپ کے مسائل • ایک وضاحت

ہفت روزہ ختم نبوت ج ۹ شمارہ نمبر ۴۸ میں "آرام، سکون، حاصل کرنے کے لیے وظیفے" کے عنوان کے تحت کالم نمبر ۲ کی آخری سطور اس طرح پڑھی جائیں:

"اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اور دنیاوی تکالیف اور تنگیوں کا ہونا اللہ تعالیٰ کے یہاں مردود ہونے کی علامت نہیں ہے آدمی کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔"

اس عبارت میں علامت کے بعد سہو کتابت سے "نہیں" کا لفظ رہ گیا قارئین تصحیح بھی فرمالیں۔ ادارہ

قسط ۲

لٹوکا کے چند مرزائیوں کو بدبو اور جھوٹ کی کھجلی

افادات مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب :- محمد حنیف سیکرٹری مناظرہ کمیٹی فجی مسلم لیگ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت فجی کے مسلمانوں کی دعوت پر ۱۹۶۸ء میں تشریف لے گئے وہاں کے مرزائیوں نے حضرت مولانا کے خلاف ایک اشتہار شائع کیا جس کا سائیکلو سٹائل کر کے ایک پمفلٹ کی صورت میں جواب دیا گیا ریکارڈ پر لانے کے لئے ہم اسے ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

کا بیٹا "سندھی" یا "غلام احمد" ابن مریم ہے۔ ابن مریم تو حضرت مسیح علیہ السلام ہی تھے جو بلا باپ پیدا ہوئے تھے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے لکھا ہے:-

"اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ" ...

آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نہ سمجھ سکی کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ دستور ہے کہ کسی منت ماننے کے نتیجہ میں بعض لوگ خصوصاً عورتیں اپنے کسی بچے کا عرف "سندھی" رکھ دیتی ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپ کی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بچپن میں کبھی اس لفظ سے پکار لیتی تھیں" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۵ مؤلفہ مرزا بشیر احمد ایم اے)

"سندھی" اور "غلام احمد" کو "حضرت احمد" لکھنا افتراء پردازی کا کمال ہے حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمارے آقا ئے نامدار سید الاولین والآخرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے کہ اس نام کی بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے دی تھی جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے ارشاد ہے:-

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ

(الصف)

حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرمایا کہ میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے ان کا اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

مولانا لال حسین صاحب اختر فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے میری گفتگو تین گھنٹے ہوئی تھی۔ میں نے ان کے بہت سے شبہات کا تسلی بخش جواب دیا تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کا کذب ثابت کرنے کیلئے ایک درجن سے زیادہ دلائل دئے تھے ان دلائل میں یہ بھی کہا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی کوئی متعدد پیشگوئی جس کو اس نے اپنی صداقت کی دلیل کے طور

پیش کیا تھا پوری نہیں ہوئی — پادری عبداللہ آتھم کی پندرہ مہینہ میں موت — مولانا ثناء اللہ صاحب کی مرزا کی زندگی میں موت — ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی مرزا کی زندگی میں موت — مرزا سلطان محمد صاحب خاوند محمدی بیگم صاحبہ کی مرزا کی زندگی میں موت — محمدی بیگم صاحبہ سے مرزا کی شادی — پنڈت لیکھرام پر خارق عادت عذاب — مرزا صاحب کی زندگی میں زلزلہ عظیمہ — "مصلح موعود" کی پیدائش وغیرہ غرضیکہ مرزا غلام احمد صاحب کی کوئی ایسی پیشگوئی پوری نہ ہوئی کہ جس کو اس نے اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیا تھا۔

اس وقت تو یہ لوگ حضرت مولانا کے دلائل اور اعتراضات کا جواب نہ دے سکے۔ ایک مہینہ پندرہ دن گذارنے کے بعد انہیں ہوش آیا تو انہوں نے ۲۹ نومبر ۷۸ء کو جھوٹ کا مجموعہ اشتہار شائع کر کے اس بات کا ثبوت دیا کہ جیسے ان کے "مسیح موعود" جھوٹ لکھتے تھے انہیں بھی کذب بیانی وراثت میں ملی ہے۔ ان کے "مسیح" کی بے شمار کذب بیانیوں میں سے بطور نمونہ دو جھوٹ پیش کئے جاتے ہیں:۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:۔

"اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں" (تحفۃ الندوہ ص۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

اتنی بڑی کذب بیانی قادیانی مدعی مسیحیت ہی کا کام ہو سکتا ہے۔ جب قرآن مجید میں غلام احمد کا نام تک نہیں تو اسے ابن مریم کیسے کہا جا سکتا تھا؟ یہ ناممکن اور قطعی ناممکن ہے کہ قرآن مجید میں چراغ بی بی کے بیٹے کو حضرت مریم کا بیٹا کہا جاتا۔ ہم چیلنج دیتے ہیں کہ دنیا کا کوئی مرزائی قرآن مجید سے کوئی آیت پیش نہیں کر سکتا کہ جس کا ترجمہ ہو کہ چراغ بی بی کا بیٹا ابن مریم ہے۔

سخت ذہین و فہیم۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء وہ لڑکا اول اور آخر کا مظہر ہو گا وہ حق اور بلندی کا مظہر ہو گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل ہوا۔ مختلف تحریرات میں اس عجوبہ روزگار بیٹے کے یہ نام وصفات بھی لکھے ہیں۔ شاہد۔ مبشر۔ نذیر۔ چراغ دین۔ حسیب دبار فخر (خدایا ماست)۔ رحمت حق۔ یداللہ بجلال و جمال۔ جاءك النور وھو افضل منك۔ مصلح موعود۔

اس سلسلہ میں مرزا غلام احمد صاحب نے پہلا اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع کیا تھا۔ اس وقت ان کی بیوی صاحبہ کو قریباً سات ماہ کا حمل تھا چونکہ مرزا جی حکیم تھے اندازہ لگا لیا ہو گا کہ لڑکا پیدا ہو گا اس لئے پیشگوئی شائع کر دی کہ ان اسماء وصفات کا لڑکا پیدا ہو گا۔ قدرت خداوندی کا اس حمل سے مئی ۱۸۸۶ء میں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام عصمت رکھا گیا وہ چند دنوں کے بعد مر گئی حالانکہ قادیانی الہامی صاحب نے مشہور کر رکھا تھا کہ اس حمل سے لڑکا پیدا ہو گا۔ اس کے بعد ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو ان کے لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا اور اسے موعود لڑکا (مصلح موعود) قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو موت سے اس کا خاتمہ کر دیا۔ اس کی موت کے بعد مرزا جی کے یکے بعد دیگرے محمود احمد۔ بشیر احمد۔ شریف احمد تین بیٹے پیدا ہوئے اس نے ان میں سے کسی کو "مصلح موعود" قرار نہیں دیا۔ دس سال چپ سادھے رکھی ۱۸۹۹ء میں اس کا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا اور اس پر "مصلح موعود" کی چند علامات جڑ دیں چنانچہ تحریر کیا ہے:۔

"دیکھو ایک وہ زمانہ تھا جو ضمیمہ انجام آتھم کے

باقی ص۲۶ پر

بقیہ: عدل پروری

سب سے بڑے عالم اور محدث بکار بن قتیبہ مصر کے قاضی القضاۃ ہیں، علم وفضل، زہد وتقویٰ اور خوف خدا میں ان کا ثانی نہیں، بادشاہ احمد بن طولون کا ایک مقدمہ قاضی بکار بن قتیبہ کی عدالت میں پیش ہوا، احمد بن طولون کا ایک شخص قرض دار تھا، اس کا انتقال ہوا اور قرض اس کے ذمہ باقی رہ گیا، بادشاہ کے کارندہ نے بادشاہ سے کہا کہ آپ بکار کو حکم دیں کہ قرضدار کے مکان کو فروخت کر کے قرض ادا کروا دیں، اس نے قاضی کو کہلا بھیجا، قاضی بکار نے قرض کا ثبوت طلب کیا اور حکم دیا کہ قرض خواہ عدالت میں حاضر ہو کر قسم کھائے کہ اس کا قرض ادا نہیں ہوا ہے، چنانچہ احمد بن طولون قاضی بکار کے سامنے حاضر ہوا اور قسم کھائی، قرض دار کے مکان کا ثبوت پیش کیا گیا جب قاضی بکار نے اچھی طرح مقدمہ کی چھان بین کر لی تو مکان فروخت کر دینے کا حکم دیا اور اس کی قیمت سے احمد بن طولون کا قرض ادا کیا گیا...

بادشاہ احمد بن طولون مقدمہ کی کارروائی سے خوش ہوا اور قاضی بکار کی اس موقف کو سراہا اور تحسین کی۔

بقیہ: طب وصحت

ہیں اس مرض میں تمام جسم یا جسم کے بعض حصوں میں چربی کی زیادتی سے مریض غیر معمولی موٹا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کی توند نکل آتی ہے دل اور پھیپھڑوں پر دباؤ پڑنے سے دل زیادہ دھڑکنے لگتا ہے اور سانس پھولنے لگتی ہے، چلنے پھرنے یا کوئی کام کرنے میں یہ شکایت بڑھ جاتی ہے، موٹاپا کے مریض کو غذا کم کھانی چاہئے وہ غذا کھائیں جس سے بدن میں چربی کی پیدائش زیادہ نہ ہو، لہذا گھی، مکھن، ملائی، گوشت، انڈہ، اور چاول جیسی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ چاول اور دوسری نشاستہ دار چیزیں بھی کم کر دیں جو جسم کی شکائی سے

مفت مشورہ برائے خدمت خلق
پچکے ہوئے گال پتلا کمزور جسم
● جسمانی وزن، قد کاٹھ، طاقت، خون وبھوک بڑھانے کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت وطاقتور بنانے کے لئے ● تمام مردانہ، زنانہ وبچوں کی امراض کے لئے ● روزانہ کئی سیر دودھ، گھی، گوشت، فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کیلئے چالیس سال کی تجربہ شدہ مجرب ترین دیسی دواؤں کا مفت مشورہ وجواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔ نوٹ:۔ خط بالکل مختصر وچھوٹا لکھیں پتہ صرف اردو میں لکھیں۔
حکیم بشیر احمد بشیر
رجسٹرڈ بورڈ آف گورنمنٹ آف پاکستان
چاندنی چوک محلہ غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان
پوسٹ کوڈ 38900
فون کلینک 354840 رہائش 354795

پرہیز کریں۔

سبز پتوں والی سبزی، کریلا اور ٹماٹر زیادہ استعمال کریں۔ زیادہ چلنے پھرنے کا کام کاج کریں اور ورزش کریں۔

بقیہ: حسنِ اخلاق

اور دوسرے حاجت مندوں کے حقوق بھی ادا کرے تاکہ اجتماعی زندگی میں ہمدردی و محبت تعاون و نصرت اور حق رسانی کی روح جاری ہو، ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار کا معاون ایک مالدار دوسرے محتاج کا مددگار ہو۔ معاشرہ میں حق کا تصور اتنا وسیع ہو کہ ہر شخص ان سب انسانوں کے حقوق اپنی ذات اور اپنے مال میں محسوس کرے اسی اخلاقی تعلیم سے سرورِ کائنات تاجدار مدینہؐ نے دنیا میں ایک حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیا جن کی وجہ سے یتیموں اور مظلوموں اور بیواؤں کو چین ملا اور اس شبستان عالم میں امن و امان، محبت و الفت اتحاد و اتفاق بھائی چارگی کا چلن ہوا۔ آج بھی یہاں کہیں نیکی سچائی و صداقت اور انسانیت کی محبت پائی جاتی ہے وہ سب انہیں کی محنت کا فیض ہے۔

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
سب پود انہیں کی لگائی ہوئی ہے

بقیہ: تعلیم نسواں

کر دے۔ جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ عبادت کی قدر کرنے والا ہے۔ دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے۔ اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کام بنانے والا ہے۔ وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے۔ جو کچھ وجود میں ہے اسی کے ارادہ سے ہے۔ آرام و راحت۔ دکھ و تکلیف۔ حرج و مرض۔ شفاء و تندرستی۔ نفع و ضرر سب کچھ اسی کے ارادہ سے ہوتا ہے۔

بقیہ: فضائل جہاد

طرح تم نے گمان کیا بلکہ نصرت و فتح من جانب اللہ ہی ہے اللہ تعالیٰ کی قوت و قدرت سے۔ نہ کہ تمہاری قوت سے اور تمہارے ساز و سامان کی قوت سے خوب سمجھ لو۔

مسائلِ جہاد

مسئلہ: جہاد شرعی جو کہ منجملہ ارکانِ اسلام کے ایک رکن ہے وہ اس وقت جائز ہوتا ہے جبکہ قدرتِ عام حاصل ہو۔ جیسے کہ نماز فرض ہے مگر قدرت نہ ہو سرے اشارہ کی بھی تو نماز ساقط ہے۔ اسی طرح جہاد کہ اس کے لئے مطلق قدرت کافی نہیں۔ بلکہ اس کے لئے ایک خاص قسم کی قدرت کا ہونا شرط ہے یعنی اپنی جمعیت و مرکز کا ہونا۔ مسلمانوں میں اتحاد کا ہونا۔ جنگ کے لئے سامان کا اس قدر ہونا اور ایسا ہونا کہ جس سے عادتاً موافق زمانہ جنگ کی جاتی ہے۔ امام کا ہونا۔ مسلمانوں کا نماز و روزہ اور اسلامی صورت و شکل میں پختہ ہونا۔ البتہ زمانہ جنگ میں مونچھوں کا بڑھ جانا جائز ہے اور ناخن بڑھنا جائز ہے۔ مگر ڈاڑھی کا منڈانا یا ایک مشت سے قبل کٹوانا درست نہیں ورنہ وضع اسلامی کہاں رہی۔ بال سیاہ خضاب جہاد کے لئے درست ہے۔

مسئلہ: جہاد میں بوڑھیوں کا مرہم پٹی دوا دارو اور پانی پلانے کے لئے لے جانا درست ہے۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و بارک وسلم بوڑھی عورتوں کو جہاد میں لے جاتے تھے۔ اور بمباشرت و صحبت کی مصلحت سے لونڈیاں لے جانا بہتر ہے نہ کہ حرۃ آزاد عورتیں۔

مسئلہ: جہاد میں عورتوں۔ بوڑھوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے ہاں وہ بوڑھا جو جنگ کی تدبیر بتلاوے۔ اسی طرح لڑکا۔ اور عورت جبکہ یہ بادشاہ اور ملکہ ہوں تو قتل کئے جاویں گے اگرچہ یہ قتال نہ کریں۔ اس لئے کہ بادشاہ کے قتل میں ان کی شوکت ٹوٹتی ہے اسی طرح شبخون میں کفار کے شہر میں عورتیں اور لڑکے مارے جاویں تو کچھ گناہ نہیں۔ قصداً نہ مارنا چاہیئے۔

مسئلہ: کفار کے شہر دار الحرب پر حملہ کے وقت ان کے باغات کا اور گھروں کا اور کھیتوں کا جلانا جائز ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ نضیر یہودی کو جلاوطن کیا اور ان کے باغ کھجوروں اور گھروں کے جلانے کا حکم دیا۔

بقیہ: امراض قلب

تب بدلہ لوں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً کرتہ اتار دیا۔ اور فرمایا تم کو اختیار ہے۔ انہوں نے بڑھ کر حضور کی مہرِ نبوت کو چوم لیا اور کہا میری کہاں مجال تھی کہ بدلہ لیتا۔ مگر میری بہت دنوں سے خواہش تھی کہ مہرِ نبوت کو بوسہ دوں اس لئے ایسا کیا۔

اب ذرا غور فرمایئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی شان تھی کہ ایک امتی سے اس طرح جھک کر معاملہ فرما رہے ہیں۔ بے شک نبی کی ایسی شان ہوتی ہے۔ اُن کے خوفِ آخرت کا یہی حال ہوتا ہے۔ آپؐ یہی اُسوۂ حسنہ چھوڑ کر ہم سے جدا ہوئے ہیں۔ ہم اس پر جب تک عمل پیرا ہوں گے، عافیت میں رہیں گے۔ اور جب اس کو چھوڑ دیں گے تو فساد و نزاع کے شکار ہو جائیں گے۔ جیسا کہ آج مشاہدہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بحرمۃ سید النبی الکریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ اجمعین۔

اب ایک اور واقعہ سنئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن سعنہ یہودی کا قرض تھا۔ وہ تقاضہ کے لئے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کی چادر اتار لی، اور کرتہ پکڑ کر سختی سے بولا کہ عبد المطلب کی اولاد بڑی نادہندہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے جھڑکا اور سختی سے جواب دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے رہے۔ اس کے بعد عمر فاروقؓ سے فرمایا کہ عمر! تم کو مجھ سے اور اس سے دوسری طرح سے برتاؤ کرنا چاہیئے تھا تم مجھ سے کہتے کہ ادائیگی ہونی چاہیئے اور اس سے یہ کہتے کہ تقاضہ اچھے لفظوں میں کرنا چاہیئے۔

پھر اس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ابھی تو وعدہ میں تین دن باقی ہیں پھر حضرت عمرؓ سے فرمایا جاؤ اس کا قرض ادا کر دو۔ اور بیس صاع زیادہ بھی دینا کیونکہ تم نے اُسے جھڑکا ہے سبحان اللہ کیسی تعلیم تھی اپنے اصحاب کو جس کی وجہ سے حضرات صحابہؓ اخلاق کے اعلیٰ مراتب پر پہنچے اور ان کے نفوس کا کامل تزکیہ ہوا۔

ان واقعات میں ہمارے لئے بہت کچھ عبرت و نصیحت ہے کہ ہم کو بھی ایسے مواقع پر ایسا ہی معاملہ کرنا چاہیئے اور اپنے لوگوں کو اسی قسم کی تعلیم کرنی چاہیئے اگر آج ان باتوں پر عمل ہو تو پھر اصلاح عام ہو جائے اور دنیا جنت کا نمونہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ (تعمیر حیات لکھنؤ)

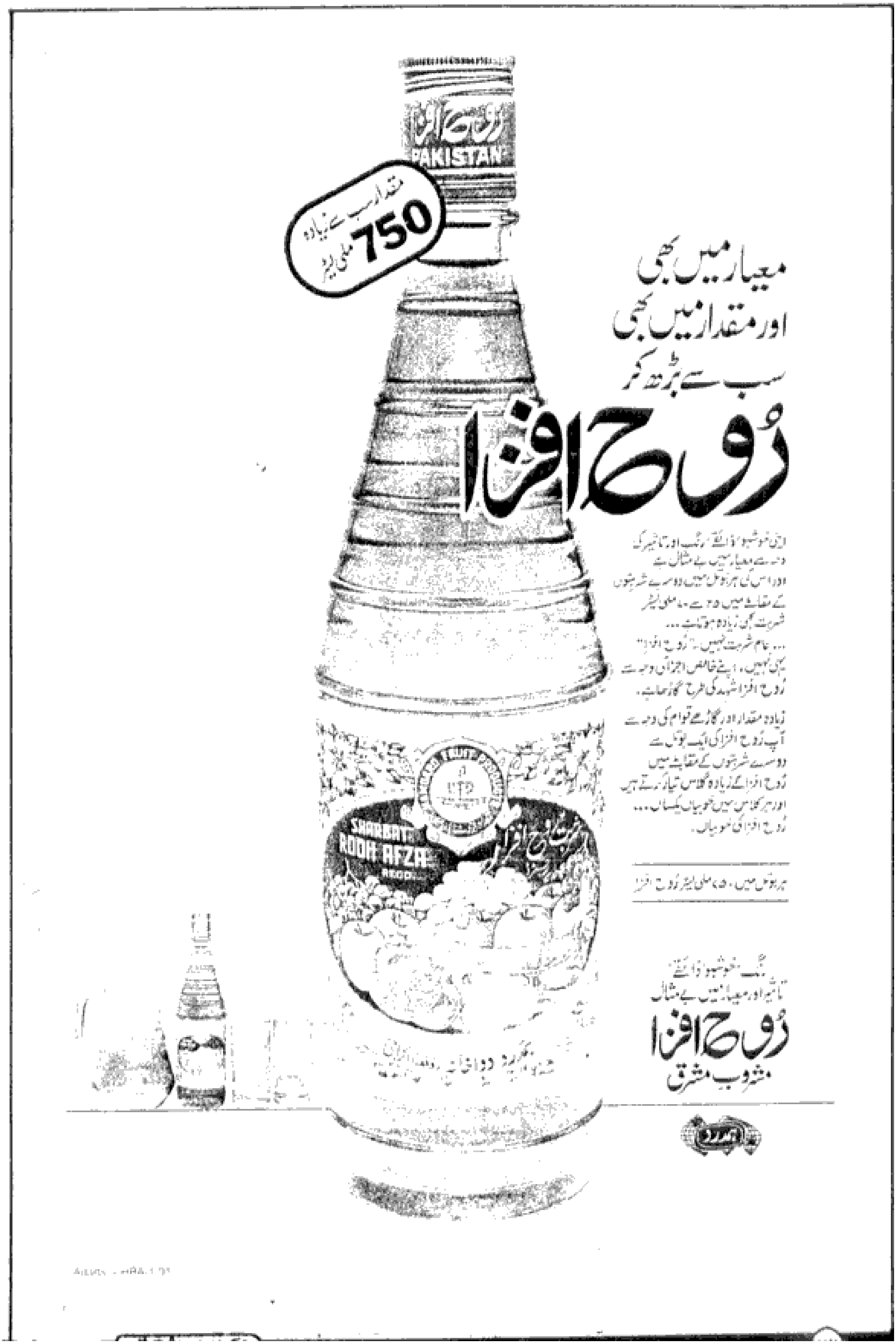
معیار میں بھی
اور مقدار میں بھی
سب سے بڑھ کر
روح افزا
750
مقدار سب سے زیادہ
ملی لیٹر
PAKISTAN
SHARBAT ROOH AFZA
ہر بوتل میں ۷۵۰ ملی لیٹر روح افزا
رنگ، خوشبو، ذائقے
تاثیر اور معیار میں بے مثال
روح افزا
مشروبِ مشرق

بقیہ : تشوکا کے مرزائی

صفحہ ۱۵ میں یہ عبارت لکھی گئی تھی۔ ایک اور الہام ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا اس وقت ان تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہوں گے اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کر دے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہو گیا یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا ..... اب خدا تعالیٰ کی قدرت بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان تو میں نے سن کر تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام قرآن شریف میں درج ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان۔ یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھایا گیا تھا"

(ازالہ اوہام ص ۴ م ۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

ہم قادیانی قلابازیوں سے پوچھتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کہاں ہے جس میں قادیان کا نام لکھا ہوا تھا! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کئے ہوئے قرآن مجید میں تو قادیان کا نام نہیں۔ قرآن مجید کے متعلق اتنا بڑا جھوٹ لکھنے کے بعد بھی کوئی شخص سچا ہو سکتا ہے تو کیا جھوٹوں کے سر پر سینگ ہوتے ہیں یہ بھی بتا دیجئے کہ قرآن مجید کے خلاف جو کشف ہو وہ رحمانی کشف ہے یا شیطانی؟

تیسرا جھوٹ

ان لوگوں نے اپنے اشتہار میں یہ بھی جھوٹ لکھا ہے کہ مولانا لال حسین صاحب اختر نے فرمایا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی کسی تصنیف سے اس کے بیٹے بشیر الدین محمود کی جو مصلح موعود اور فضل عمر ہوگا پیشگوئی دکھا دو۔ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ میں نے نہیں کہے تھے بلکہ میں نے انہیں کہا تھا کہ تمہارے "مسیح موعود" کی "مصلح موعود" والی پیشگوئی دوسری پیشگوئیوں کی طرح غلط نکلی۔

اس پیش گوئی کے مختصر واقعات یہ ہیں:۔

مرزا غلام احمد صاحب نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں پیشگوئی شائع کی کہ میرا ایک بیٹا ہوگا جس کے یہ نام اور صفات ہوں گے۔ وجیہ۔ پاک۔ زکی۔ غلام۔ خوبصورت پاک لڑکا۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ نور اللہ۔ مبارک۔ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ کلمۃ اللہ۔ کا نشان دیکھو کہ وہ پسر چہارم جس کے پیدا ہونے کی نسبت اس صفحہ پانزدہم ضمیمہ انجام آتھم انتظار دلائی گئی تھی اور ناظرین کو امید دلائی گئی تھی کہ ایک دن ضرور آئے گا کہ یہ تینوں لڑکے پیدا ہو گئے ہیں وہ چوتھا لڑکا بھی پیدا ہو جائے گا۔ سو صاحبو وہ دن آ گیا اور وہ چوتھا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا صفر ۱۳۱۷ ہجری کی چوتھی تاریخ میں بروز چہارشنبہ پیدا ہو گیا" (تریاق القلوب صفحہ ۴۳/۸۵)

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے بیٹے مبارک احمد پر "مصلح موعود" کی مندرجہ ذیل علامات چسپاں کیں:۔

(۱) اسے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا مصداق قرار دیا کیونکہ "مصلح موعود" کی پہلی پیش گوئی اس اشتہار میں شائع کی تھی۔

(۲) "مصلح موعود" کی علامت "تین کو چار کرنے والا" اس پر منطبق کی۔

(۳) "مصلح موعود" کی علامت "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" اس پر فٹ کی اور اس کا نام مبارک احمد رکھا۔

(۴) "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" "مصلح موعود" کی علامت اس پر جڑ دی۔

(۵) اعلان کیا کہ مبارک احمد لمبی عمر پائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قادیانی مدعی نبوت کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کے دن مبارک احمد کو موت دیدی۔ حقیقت یہ ہے کہ قادیانی الہامی نے بشیر احمد کو "مصلح موعود" قرار دیا وہ سولہ مہینہ کی عمر میں مر گیا۔ پھر مبارک احمد پر "مصلح موعود" کی علامات چسپاں کیں وہ قریباً نو سال کی عمر میں فوت ہو گیا پس یہ پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

مرزا محمود احمد مصلح موعود نہیں

قادیانی مرزائی "اپنے مسیح" کو سچا ثابت کرنے کیلئے غلط تاویلات سے مرزا محمود احمد کو "مصلح موعود" ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ان کے پیر ومرشد کی تحریرات کے پیش نظر مرزا محمود احمد صاحب "مصلح موعود" ثابت نہیں ہوتا۔

ہم چند دلائل تحریر کرتے ہیں۔

(۱) "مصلح موعود" کی پیش گوئی ان کے نبی نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع کی تھی۔ اس نے اپنی کسی کتاب کسی اشتہار، کسی تحریر یا کسی تقریر میں صریح الفاظ محمود احمد کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا مصداق قرار نہیں دیا بلکہ اس اشتہار کی پیش گوئی کا مصداق مبارک احمد کو تحریر کیا جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں۔

(۲) محمود احمد کی پیدائش کے بعد قادیانی مدعی نبوت نے لکھا:۔

"سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ ہجری بروز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک کہ اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔ (اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

اس اشتہار میں مرزائیوں کے (مسیح موعود) نے صاف الفاظ میں لکھا ہے اور محمود احمد کی پیدائش کے بعد لکھا ہے کہ ابھی تک مجھے بتایا نہیں گیا کہ محمود (مصلح موعود) ہے کہ نہیں کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی ـــــ مرزا غلام احمد کی ساری عمر گذر گئی اس نے اپنی تمام عمر میں کامل انکشاف کا وعدہ پورا نہ کیا حالانکہ اسی مدعی نبوت نے لکھا تھا:۔

باقی آئندہ

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنّت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبوی ﷺ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنّت میں بنائینگے۔"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
الحدیث

پُرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)"

خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِ نو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل و جان سے حصّہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)
پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:۔ ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۲۷۶ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ